REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION P/GDP-23

جلد ۴۳ — شمارہ ۲۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ: سالانہ ۱۰۰ روپے

بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن

بذریعہ بحری ڈاک: دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان - ۱۴۳۵۱۶

۱۴ر وفا ۱۳۷۳ ہش — ۱۴ر جولائی ۱۹۹۴ء — ۴ر صفر ۱۴۱۵ ہجری

اخبار احمدیہ

قادیان ۸ر وفا (جولائی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لندن میں بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ ان دنوں حضور انور کی مصروفیات میں جلسہ U.K کی وجہ سے بہت اضافہ ہوگیا ہے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت، مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر آن حضور پرنور کا حامی و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے آمین۔

کوئی انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے بغیر خدا تک نہیں پہنچ سکتا

ارشادات عالیہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اُس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے اور میں اس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے سو یاد رہے کہ وہ قلب سلیم ہے۔ یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذت کا طالب ہو جاتا ہے پھر بعد اس کے ایک مصفّٰی اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلب سلیم کے حاصل ہوتی ہے اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ (حقیقۃ الوحی ص۶۵)

جلسہ سالانہ یو۔ کے ۲۹۔ ۳۱ر جولائی کو اسلام آباد لندن میں منعقد ہوگا۔ جلسہ کی کامیابی کے لئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے

تمام جلسہ ہائے سالانہ جماعت کو آپس کی محبت میں باندھنے میں غیر معمولی کردار ادا کر رہے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرمودہ ۸ر جولائی بمقام مسجد فضل لندن۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے فرمایا کہ گذشتہ دو خطبات چونکہ کینیڈا کے سفر کے درمیان گذرے اس لئے براہ راست ٹیلیویژن پر دکھائے نہ جا سکے۔ کینیڈا کا سفر اللہ کے فضل سے ہر پہلو سے بہت کامیاب گزرا جلسہ کی حاضری گذشتہ موقعہ سے دوگنی یا اس سے بھی زیادہ تھی۔ تربیتی لحاظ سے کینیڈا میں جو ضرورتیں ہیں ان کا ایک حصہ تو صرف دورہ کے نتیجہ میں ہی خود بخود پورا ہو جاتا ہے وہ نئی نسل کے نوجوان جو کچھ عرصہ بیرونی فضا میں ضم رہنے کی وجہ سے کچھ نہ کچھ متاثر ضرور ہو جاتے ہیں۔ دوروں کے وقت ان سے ملاقاتیں ہوتی ہیں تو سارے زنگ جو بیرونی فضا سے لگے ہوتے ہیں۔ خود بخود دھل جاتے ہیں اور نئے پاک چہرے نمایاں ہو جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ ایک عمومی فائدہ ہے جو دوروں کے نتیجہ میں ہوتا ہی ہے اس کے علاوہ نئی نسلوں کو سوال و جواب کا موقعہ ملتا ہے اس دفعہ خصوصیت سے ہم نے بچیوں کی جو مجلس سوال و جواب رکھی وہ بہت مفید رہی حضور نے فرمایا قریباً دو گھنٹے یہ مجلس لگی مگر اس کے باوجود بہت سی بچیوں کے سوالات باقی تھے اور وقت ختم ہو گیا۔ میں نے ان سے وعدہ کیا کہ وہ سوال یہاں بھجوا دیں انٹرنیشنل T.V کے ذریعہ ان کے جوابات دیں گے حضور نے فرمایا آئندہ بھی تمام دنیا کے احمدیوں کو میری نصیحت ہے کہ اپنی نئی نسل کے لڑکوں اور لڑکیوں کے سوالات خصوصیت سے یہاں بھجوا دیا کریں تاکہ ایک عالمی مجلس سوال و جواب کے ذریعہ ان کے سوالات کے براہ راست جواب دیئے جا سکیں۔

حضور نے فرمایا بہرحال جلسہ بہت سی برکات لے کر آیا اور بہت سی برکات دائمی صورت میں پیچھے چھوڑ گیا۔ میں تمام عالمگیر جماعت کی طرف سے اس کامیاب جلسہ پر کینیڈا والوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔

فرمایا۔ میری خواہش یہی ہے کہ قادیان کا جلسہ ہر جماعت میں اس طرح منعقد کیا جائے انہیں روایات کے ساتھ انہیں اعلیٰ پاک نصیحتوں کا نمونہ بن کر آئے۔ اور ان اعلیٰ اور پاک نصیحتوں پر عمل کرنے کا نمونہ بن کر آئے۔ اور ہر جلسہ ایسا ہو کہ خدا کے فضل سے تمام ملکوں میں جہاں ایسے جلسے ہوتے ہیں جماعت کے آپس میں محبت کے رشتے پہلے سے زیادہ مضبوط ہونے کے سامان ہوں۔ اس پہلو سے تمام جلسہ سالانہ جماعت

(باقی ص۱۵ پر)

پرنٹر و پبلشر محمد حافظ آبادی ایم اے نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۴ر وفا ۱۳۷۳ ہش

عورتوں کے لئے اسلام کے پیش کردہ حقوق سے بہتر کسی نے پیش نہیں کئے

(۲)

ذیل میں قرآنی تعلیم اور بانی اسلام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپؐ کے پاکیزہ عملی نمونہ سے عورتوں کے متعلق احکام اختصار کے ساتھ بیان کئے جاتے ہیں۔ ایک عورت کو مرد کی کفالت کا دو صورتوں میں واسطہ پڑتا ہے۔

۱۔ بحیثیت بیٹی اس وقت اس کی کفالت کا ذمہ وار باپ ہوتا ہے۔

۲۔ بحیثیت بیوی اس وقت اس کی ضروریات کا ذمہ وار خاوند ہوتا ہے۔

بیٹی:۔ عرب کے زمانہ جاہلیت میں اس صنف نازک کا جو حال کیا جاتا تھا اس کا نقشہ قرآن مجید ان الفاظ میں کھینچتا ہے

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ۔ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ۔ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ۔ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ (نحل: ۵۹۔۶۰)

ترجمہ:۔ اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی (کی پیدائش) کی خبر مل جائے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ رنجیدہ ہوتا ہے۔ (اور جس بات کی اسے خبر دی گئی ہے اسکی (مزعومہ) شناعت کے باعث وہ لوگوں سے چھپتا (پھرتا) ہے (اور سوچتا ہے کہ) آیا وہ اسے پیش آنے والی ذلت کے باوجود (زندہ) رہنے دے یا اسے (کہیں) مٹی میں گاڑ دے سنو! جو رائے وہ قائم کرتے ہیں بہت بری ہے۔

اس صورت حال کی دوسری شکل موجودہ زمانہ میں یوں ظاہر ہوئی ہے کہ حمل کے دوران ہی جنس کا پتہ لگا لیا جاتا ہے اور لڑکی ہونے کی صورت میں قبل از ولادت ہی اسے ختم کر دیا جاتا ہے اس وجہ سے بعض علاقوں میں عورتیں مردوں سے نسبتاً بہت کم رہ گئی ہیں اور اس پر پابندی لگانے کے قانون بنائے جا رہے ہیں جس کے متعلق قرآن مجید خبر دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ (تکویر: ۹) یعنی ایک وقت آئیگا کہ اس معصوم جان کی حفاظت کے لئے قانون بنائے جائیں گے" ایک تازہ ترین خبر کے مطابق ہریانہ میں بھی پنجاب کی طرح حمل کے دوران ٹیسٹ کر کے اسقاط حمل پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ ہریانہ میں چیف منسٹر نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صوبہ میں اس وقت فی سینکڑہ مردوں کے مقابل عورتوں کی تعداد ۸۶ فی صدرہ گئی ہے عورتوں کی کم ہو رہی آبادی ایک تشویش کا معاملہ بنتی جا رہی ہے۔ جسکی وجہ دوران حمل لڑکی کا پتہ لگا کر اسے ضائع کر دینا ہے اس لئے حمل کی جانچ کروا کر اسقاط کروانے پر پابندی لگانے کے لئے آرڈیننس جاری کر دیا گیا ہے۔ اس بارے بنائے گئے قانون میں اسقاط حمل کرنے اور کروانے والے دونوں کو ہی کم از کم پانچ سال قید با مشقت اور ۱۰ ہزار روپے تک جرمانے کئے جانے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ صحت کی بناء پر عورتوں کو جنس ٹیسٹ کروانے کی چھوٹ ہو گی لیکن ٹیسٹ کروانے پر اسقاط حمل کی چھوٹ نہ ہو گی لیکن اگر ضروری سمجھا گیا تو جنس ٹیسٹ پر بھی پابندی لگا دیئے جانے پر غور کیا جا سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ صرف قانون بنا لینے سے کچھ نہیں بنا کرتا جب تک اس پر سچے دل سے صحیح معنوں میں عمل نہ ہو اور عمل کرنے سے پہلے نیتوں کی درستی اور خوف خدا پیدا ہونے ضروری ہیں جس پر اسلام نے بہت زور دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں پیدائش سے قبل اولاد صالح بننے کی دعا سکھائی ہے پیدائش کے بعد تربیت کے بہترین اصول بھی بیان فرمائے ہیں اور اس میں لڑکے اور لڑکی کا کوئی فرق درمیان میں نہیں رکھا۔ فرمایا۔ لڑکی ہو یا لڑکا ہر ایک کو مائیں دو سال تک دودھ پلائیں (بقرہ: ۲۳۴)

لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا۔ تم مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل مت کرو انہیں (بھی) ہم ہی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی (ہم ہی دیتے ہیں) انہیں قتل کرنا یقیناً (بہت) بڑی خطا ہے۔ (بنی اسرائیل: ۳۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر دلنشین انداز سے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ جس شخص کی تین لڑکیاں ہوں اور وہ ان کے وجود پر گھبراہٹ کا اظہار نہ کرے اور ان کی اچھی تربیت کرے اور وہ اپنی طاقت کے مطابق انہیں اچھا لباس پہنائے تو وہ اسے جہنم کی آگ سے بچانے کا ذریعہ ہوں گی (الادب المفرد) ایک موقعہ پر فرمایا کہ جو شخص دو لڑکیوں کو پالتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں وہ اور میں ان دو انگلیوں کی طرح جنت میں اکٹھے ہوں گے (اس پر آپ نے اپنی دو انگلیاں اس اپنی بیٹی کا محبت سے ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور طبعاً مجھے یہ بات دکھ دیتی ہے کہ کوئی اسے رنج پہنچائے (بخاری)۔ آپؐ کا عملی نمونہ یہ تھا کہ جب آپکی بیٹی فاطمہ آتیں تو آپ اٹھ کر کھڑے ہو جاتے اس کے لئے چادر بچھا دیتے پیار سے ہاتھ چومتے اور اپنے پاس بٹھا لیتے۔ حضرت ابو قتادہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا بعض دفعہ نماز پڑھتے وقت اپنی صاحبزادی حضرت زینب کی بچی امامہ کو گود میں اٹھائے ہوتے تھے جب حضورؐ سجدے میں جاتے تو بچی کو بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔

بیوی:۔ شادی بیاہ کا معاملہ آپس میں طے کیا جاتا ہے اسلام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں عورت کی رضامندی کو بھی لازمی قرار دیا گیا ہے۔ نہ یہ کہ اس کا ولی اس کی مرضی کے بغیر ہی جس کے ساتھ چاہے اسے باندھ دے شادی کے بعد کبھی ایسی مجبوریاں بھی پیش آ جاتی ہیں کہ ایسی نباہ ممکن نہیں ہوتا۔ اور ایک کی یا دونوں کی زندگی اجیرن بن جاتی ہے۔ اور علیحدہ ہونا ناگزیر ہو جاتا ہے۔ غیر مسلم اقوام میں طلاق پر تو بہت زیادہ اعتراضات کئے جاتے ہیں لیکن ان میں چھوٹی چھوٹی باتوں خصوصاً جہیز کی بنا پر عورتوں پر سخت ظلم ڈھائے جاتے ہیں۔ خود جلا دیا جاتا ہے یا وہ خودکشی کرنے میں ہی اپنی نجات سمجھتی ہیں۔ ہندوستان میں یہ واقعات تو بہت کثرت سے ہو رہے ہیں اسلام مرد کو بحالت مجبوری طلاق اور عورت کو خلع کی صورت میں علیحدہ ہونے کی اجازت دیتا ہے۔ اس کے لئے باقاعدہ الگ احکام ہیں جس کی تفصیل بوجہ طوالت یہاں بیان نہیں کی جاتی۔ شادی ہو جانے کی صورت میں اسلام ایک مرد پر اس طرح ذمہ داریاں ڈالتا ہے فرمایا وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (نساء: ۲) ان (عورتوں) سے اچھا سلوک کرو

•۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا (اے ایماندارو! تمہارے لئے (یہ) جائز نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ۔

•۔ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ (طلاق: ۷) یعنی ان کو وہیں رکھو جہاں تم اپنی طاقت کے مطابق رہتے ہو اور ان کو کسی قسم کا ضرر نہ دو اس لئے کہ ان کو تنگ کر کے (گھر سے) نکال دو۔

اس طبقہ نسواں کے متعلق جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادات فرمائے اور اپنا عملی نمونہ پیش فرمایا سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ آپ نے فرمایا خیرکم خیرکم لاهله وانا خیرکم لاهلی (ابن ماجہ) تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے بہتر ہے اور میں اپنے اہل کے ساتھ سلوک کرنے میں تم سب سے بہتر ہوں۔

حجۃ الوداع کے موقعہ پر آپ نے تمام لوگوں کو مخاطب کر کے جو آخری نصیحت فرمائی اس میں عورتوں کے حقوق کا بطور خاص ذکر فرمایا۔ کہ لوگو! کچھ حقوق تمہارے عورتوں کے ذمے ہیں اور کچھ حقوق ان کے تمہارے ذمے ہیں ... ان کا تمہارے ذمہ یہ حق ہے کہ تم ان کے لباس اور کھانے کے بارے میں ان کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ (ترمذی) باقی ص ۱۶ پر

خطبہ جمعہ

حسن خلق ہی ہے جو دنیا پر غالب آیا کرتا ہے اور دلائل اور مسائل سے دنیا نہیں جیتی جاتی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں دعا کے بعد سب سے زیادہ قوی ہتھیار حسن خلق کا ہتھیار تھا

جماعت احمدیہ کے بنیادی اخلاق درست ہو جائیں تو ہمارے تمام معاشرتی اور باہمی لین دین کے مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۳ر ہجرت مئی ۱۳۷۳ہش / ۱۹۹۴ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

اور پھر فرمایا:۔

گزشتہ جمعہ پر جو میں نے تلاوت کے لئے دو آیات چنی تھیں ان سے متعلق آج مجھے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے یہ بتایا کہ وہ آیات تو سورہ الحجرات کی تھیں لیکن لکھنے والے نے غلطی سے حوالہ سورہ تحریم کا درج کر دیا تھا کیونکہ یہ حوالے کی غلطی ہے اس لئے ضروری ہے کہ وہ تمام سننے والے جنہوں نے ریکارڈ بھی کیا تھا، خصوصیت کے ساتھ ریکارڈ میں یہ درستی کر لیں۔ آیات وہی ہیں، آیات میں غلطی نہیں ہے مگر حوالہ غلط بھی نامناسب بات ہے اور یہ کتابت کی غلطی تھی جس نے بھی حوالہ درج کیا غلطی سے اس سے ایک اور سورۃ کا نام لکھا گیا تھا۔

یہ جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان کے مضمون پر گفتگو سے پہلے میں آج بھی کچھ اجتماعات کا اعلان کرتا ہوں۔ تین ہیں آج کے اجتماعات۔ ایک تو جماعت احمدیہ جاپان کی مجلس شوریٰ کل چودہ مئی سے شروع ہو رہی ہے۔ دو دن جاری رہ کر پندرہ مئی کو اختتام پذیر ہوگی۔ جماعت احمدیہ جاپان اگرچہ تعداد میں بہت چھوٹی ہے مگر اللہ کے فضل سے کام میں اور حوصلے میں بہت بلند ہے اور اب تک مسلسل ان کے اندر استقلال سے نیکیوں کو چمٹنے کی صفت ایسی ہے جو نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے باوجود اس کے کہ جاپان میں آکر پناہ ڈھونڈنے والے یا کام تلاش کرنے والے احمدی تھے جو واپس چلے گئے اور تعداد میں کمی آئی مگر ان کی قربانیوں میں کوئی کمی نہیں آئی۔ پس اللہ ان کو ہمیشہ اپنی راہنمائی، اپنی حفاظت میں رکھے اور ہمیشہ ان کا قدم آگے بڑھتا رہے اور جو کمی جانے والوں کے نتیجہ میں آئی ہے وہ نئے آنے والوں کے ذریعے پوری فرمائے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر پوری فرمائے۔ نئے آنے والوں سے میری مراد تبلیغ کے ذریعے آنے والے ہیں اور جاپان کی جماعت صرف مالی قربانی میں نہیں بلکہ تبلیغ کے معاملے میں بھی خدا کے فضل سے بڑی مستعد جماعت ہے اور ابھی دو تین دن کی ڈاک میں بعض دوستوں نے اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان کی تبلیغ کو پھل لگے ہیں اور یہ زمانہ تبلیغ کے پھلوں کا زمانہ ہے اور ہر طرف بہار آرہی ہے اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ جاپان بھی اس الٰہی بہار سے بھرپور حصہ لے گا۔ جاپان میں یہ مشکل ہے کہ تعداد کے مقابل پر اور نفوس کے لحاظ سے جماعت احمدیہ بہت تھوڑی ہے، نہ ہونے کے برابر ہے اور بہت دیر بعد جاپان میں کام شروع ہوا۔ شروع میں تو اس کام کا کوئی نتیجہ نکلا ہی نہیں یعنی سالہا سال تک ہمارے مبلغ پیغام دیتے رہے مگر وہ ماحول اتنا مختلف ہے کہ ان کے ہاں روحانی قدروں کا کوئی تصور ہی نہیں اس لئے جاپان میں کوئی بھی کوشش کارآمد نہ ہوئی لیکن جب خدا کے فضل سے بعض غیر مبلغین لوگ وہاں پہنچے اور انہوں نے مبلغ کو تقویت دی تو وہ ماحول پیدا ہو گیا جس کے نتیجے میں خدا کے فضل سے کوششیں بارآور ہو جایا کرتی ہیں۔ اور اب وہ ماحول ماشاء اللہ بہت عمدگی کے ساتھ اپنے پھل دکھا رہا ہے، اپنے جوہر دکھا رہا ہے۔

جاپان سے متعلق میں ان کو حضرت مصلح موعودؓ کی ایک خواب یاد دلانا چاہتا ہوں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ آپ نے ایک چھوٹا پرندہ کمزور سا پکڑا ہے اور یہ جاپان کی مثال کے طور پر آپ کو دکھایا گیا تھا کہ جاپان میں تبلیغ کیسے ہوگی اور وہ اتنا کمزور ہے کہ اسے غالباً میری کوئی والدہ ہیں ام متین تھیں یا کوئی اور مجھے یاد نہیں وہ اسے کچھ کھلانا چاہتی ہیں تو حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ ابھی اس کا معدہ کمزور ہے کہ بہت تھوڑا تھوڑا کھلاؤ ابھی اس میں ہضم کرنے کی طاقت نہیں ہے اور یہ رؤیا بہت پرانی اخبار میں چھپی ہوئی ہے مجھے اس کی تفصیل یاد نہ رہی ہو تو اس کا مرکزی نقطہ یہی تھا کہ جاپان کی قوم میں ابھی دین کو ہضم کرنے کی طاقت پیدا نہیں ہوئی اور رفتہ رفتہ اتنا کھلاؤ جتنا اسے ہضم کرنے کی طاقت ہے پس اس پہلو سے جماعت احمدیہ کو وہاں صبر بھی دکھانا چاہئے اور حوصلہ بھی اور حکمت کے ساتھ رفتہ رفتہ روحانی غذا دینے کی کوشش کرنی چاہئے جو ساتھ ساتھ ہضم ہوتی چلی جائے۔

ایک اجتماع مجلس انصار اللہ یو ایس اے کا ہے جو تیرھواں سالانہ اجتماع ہے۔ کل چودہ مئی سے شروع ہو رہا ہے اور پندرہ مئی کو اختتام پذیر ہوگا۔ اور ایک جماعت احمدیہ ملتان کے واقفین نو کی تربیتی کلاس ہے۔ ان سب کو عمومی طور پر میرا پیغام وہی ہے جو میں خطبے میں سب جماعت کو دے رہا ہوں اور اس خطبے میں

بھی اسی سلسلے میں چند اور باتیں کروں گا۔

جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان کا ترجمہ یہ ہے کہ اور اللہ کی عبادت کرو اور لا تشرکو ا بہ شیئا اُس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ " وبالوالدین احسانا " اور والدین کے ساتھ احسان کا سلوک کرو۔ " وبذی القربیٰ " اور اقرباء کے ساتھ بھی، اپنے رشتہ داروں کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور مسکینوں کے ساتھ بھی " والجار ذی القربیٰ " اور وہ پڑوسی جو قریب میں رہتے ہوں۔ اس کے مختلف معانی کئے گئے ہیں مگر ایک معنی یہ ہیں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں " والجار ذی القربیٰ " اور وہ پڑوسی جو قریب میں رہتے ہوں۔ " والجار الجنب " اور وہ پڑوسی جو پہلو میں رہتے ہیں مگر ویسے رشتہ دار نہیں " والصاحب بالجنب " اور ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے لوگوں کے لئے " وابن السبیل " اور رستہ چلنے یعنی مسافروں کے لئے " وما ملکت ایمانکم " اور جن پر تمہارے ہاتھوں کو غلبہ عطا ہوا ہو۔ ان سب سے حسن سلوک کرو " ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا " یاد رکھو اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے اور اترانے والے شخص کو پسند نہیں فرماتا۔ اترانے والا اس کو کہتے ہیں جو چھوٹی سی بات پر اچھلنے لگ جائے اور فخر کے ساتھ دکھاوا کرنے لگے۔ فرمایا فخور، فخر کرنے والے اور اترانے والے شخص کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ " الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل " وہ لوگ جو بخل سے کام لیتے ہیں اور بخل ہی کا حکم بھی دیتے ہیں۔ " ویکتمون ما اٰتٰھم اللہ من فضلہ " اور جو خدا نے ان پر فضل فرمائے ہوئے ہیں وہ انہیں لوگوں سے چھپاتے ہیں تاکہ کہیں مانگ نہ بیٹھے۔ بتاتے نہیں ہیں کہ انہیں خدا نے کیا کچھ عطا کیا ہوا ہے، انکساری کی بناء پر نہیں بلکہ اس خوف کی وجہ سے نہیں بتاتے کہ لوگوں کو پتہ لگا کہ ہمارے پاس کیا کچھ ہے تو کہیں مانگ نہ بیٹھیں۔ " واعتدنا للکفرین عذابا مھینا " اور کافروں کے لئے ہم نے ایک ذلت والا عذاب مقرر کر رکھا ہے یا تیار کر رکھا ہے۔ یہ جو آیات ہیں ان کے مضمون پر میں احادیث کے حوالے سے روشنی ڈالوں گا۔

عمومی طور پر ان آیات کا تعارف یہ کرواتا ہوں کہ اللہ کی عبادت جس میں شرک کا شائبہ بھی نہ ہو یہ بنیادی تعلیم ہے۔ وہ عبادت جو خالصتہً اللہ کے لئے ہو اور شرک سے کلیتہً پاک اور صاف ہو وہ انسانی تعلقات منقطع کرنے پر آمادہ نہیں کرتی بلکہ اللہ کے حوالے سے ان تعلقات کو قائم کرنے کی تلقین کرتی ہے۔ پس وہ عبادت گزار جو دنیا سے تعلقات کاٹ کر ایک طرف ہو جائیں وہ حقیقت میں واحد خدا کی عبادت کرنے والے نہیں بلکہ کسی اور ذات کی عبادت کرتے ہوں گے اللہ کی عبادت کرنے والا جو شرک سے پاک ہو اس کی یہ صفات ہیں اور ان صفات سے اس کی عبادت کا خلوص پہچانا جائے گا کیونکہ جو عبادت انسان خدا کے حضور کرتا ہے اس پر دنیا تو گواہ نہیں ہے اس کے دل کی کیفیت ہے۔ وہ خالصتاً اللہ کے لئے ہے کہ نہیں، شرک سے پاک ہے کہ نہیں۔ یہ سارے وہ معاملات ہیں جن کا رخ خدا کی طرف ہے اور اللہ دیکھ رہا ہے اور بندے کو کچھ پتہ نہیں کہ کیا ہو رہا ہے لیکن ایسے لوگوں کی کچھ علامات ایسی ہیں جو بندے بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اور ان علامتوں کو دیکھ کر ان کو معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ خالص عبادت کرنے والا غیر مشرک ہے جس نے اپنے وجود کو تمام تر اللہ کے لئے کر دیا یہ وہ لوگ ہیں جن کی صفات بیان ہو رہی ہیں۔

سب سے پہلے فرمایا " وبالوالدین احسانا " کہ والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ والدین ایک قسم کے رب بن جاتے ہیں کیونکہ والدین کے ذریعے انسان دنیا میں آتا ہے اور خدا تعالیٰ کے بعد سب سے پہلے والدین ہی کا ذکر ضروری تھا اور یہی کیا گیا ہے لیکن والدین کو ایسے مرتبے پر رکھا ہے جہاں فرمایا ان کے ساتھ احسان کا سلوک کرو۔ خدا تعالیٰ کا جہاں تک معاملہ ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ احسان کا سلوک ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ کے احسان ہم پر حاوی ہیں اور اس میں ایک بہت لطیف مضمون یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اگرچہ ماں باپ تمہیں پیدا کرتے ہیں مگر احسان اللہ کا ہے جب تم ان کے ساتھ حسن سلوک کرو تو ایسا کرو کہ تمہاری طرف سے وہ احسان ان کی طرف رواں ہونے والا ہو۔ ایک اور موقع پر اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ دعا کرو ان کے لئے کہ اے خدا ان سے یہ سلوک فرما۔ اور یہ سلوک فرما " کما ربّیٰنی صغیرا " جس طرح انہوں نے بچپن میں میری تربیت فرمائی اور میری پرورش کی۔ لیکن وہاں بھی یہ نہیں فرمایا کہ والدین کا احسان ہے۔ احسان تو ہے، اس کا انکار نہیں۔ یہ نہ غلطی سے سمجھیں کہ نعوذ باللہ من ذلک قرآن کریم والدین کے احسان کی نفی فرما رہا ہے۔ جس سیاق و سباق میں بات ہو رہی ہے وہاں مضمون ہے کہ احسان اللہ ہی کا ہے اور تخلیق کے جو ذرائع اس نے پیدا فرمائے ہیں ان کے ذریعے ایک چیز پیدا ہوتی ہے اور وہ احسان کی خاطر ماں باپ ایسا نہیں کرتے۔ اب آپ دیکھ لیں جو آج کل کی دنیا میں ماں باپ کے سامنے بچے سر اٹھاتے ہیں اور بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں ان میں ایک یہ بات بھی ہوتی ہے کہ تم نے کون سا ہم پر احسان کیا ہے۔ تم نے شادی کی تھی اپنی لذتوں کی خاطر۔ اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے۔ ہم نے تو پیدا ہونا ہی تھا۔ نہ ہوتے تو پھر تمہیں تکلیف پہنچتی۔ ہم پر کوئی احسان نہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو حقیقی ہے۔ میرے سامنے بعض دفعہ مغربی دنیا میں بعض لوگوں نے ذکر کیا کہ یہاں بچے ایسی ایسی باتیں کرتے رہیں اور

خدا تعالیٰ فرماتا ہے ماں باپ سے احسان کرو لیکن ماں باپ سے احسان یہ اجازت نہیں دیتا کہ کسی اور سے ناانصافی کرو کیونکہ کوئی احسان ناانصافی کی بنیاد پر قائم نہیں ہو سکتا

بعض دفعہ خطوں میں مشرق سے بھی بعض احمدی لکھتے ہیں کہ ہمارے بچوں کے سر پھر گئے ہیں وہ بدتمیزی سے یہ باتیں بھی کرتے ہیں کہ تم نے ہمیں پیدا کیا تمہارا کیا احسان ہے۔ یہ جو مضمون ہے یہ پھر آگے بڑھتا ہے۔ پھر ایسے سرکش خدا پر بھی ایسی ایسی باتیں کرنے لگ جاتے ہیں مگر واقعہ یہ ہے کہ ماں باپ جب بچوں کو پیدا کرتے ہیں تو احسان کی نیت سے پیدا نہیں کرتے اس میں کوئی شک نہیں لیکن اللہ جب پیدا فرماتا ہے تو احسان کے ساتھ پیدا فرماتا ہے۔ ماں باپ مستغنی نہیں ہیں اگر ان کے بچے نہ ہوں تو ان میں کمزوری واقع ہوتی ہے لیکن خدا مستغنی ہے اگر وہ بندوں کو پیدا نہ کرے یا یکسر مٹا دے تب بھی وہ اپنی حمد میں، اپنی ذات میں ہر دوسری چیز سے مستغنی رہے گا۔ پس یہ وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا لازماً احسان ہے اپنی مخلوق پر لیکن دوسرے لوگ جو چیزیں پیدا کرتے ہیں ان کا ان پر ان معنوں میں احسان نہیں جیسے خالق کا مخلوق پر احسان ہوا کرتا ہے تو فرمایا مگر تم نے ان سے احسان کا سلوک کرنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو نسل پیچھے رہ رہی ہے وہ اس سے جو آنے والی نسل ہے مستغنی ہو جایا کرتی ہے اور احسان کے اعتراض سے تعلقات کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

ماں باپ کبھی بھی بچوں سے مستغنی نہیں ہو سکتے لیکن بچے ماں

باپ سے مستغنی ہو سکتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ، پیچھے رہ گئے چھوڑ دو پرے، ہماری زندگیاں ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور ان کا بوجھ محسوس کرتے ہیں۔ پس وہ لوگ جو ماں باپ کی ان قربانیوں کو بھول جاتے ہیں جو چاہے وہ اپنے نفس کی تسکین کی خاطر ہی کرتے ہیں۔ مگر بہرحال قربانیاں ہیں اور بعد کی خدمتوں کو بھول جاتے ہیں ان کو توجہ دلائی کہ تم اگر احسان مند نہیں ہونا چاہتے تو احسان کرو کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے تمہاری خاطر تکلیفیں بہرحال اٹھائی ہیں۔ چنانچہ ماں کے ذکر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو کتنا لمبا عرصہ "وھنًا علیٰ وھنٍ" ایک تکلیف کے بعد دوسری تکلیف اٹھاتے ہوئے تمہیں ماؤں نے اپنے پیٹوں میں پالا ہے اور یہاں تک کہ تمہاری پیدائش ہوئی پھر اس کے بعد تمہارے لئے تکلیفیں اٹھاتی رہیں تو اللہ احسان کا انکار نہیں فرما رہا مگر ایک نفسیاتی انداز ہے گفتگو کا جو بہت ہی گہرا اور انسانی فطرت سے مطابقت رکھتا ہے۔ بجائے یہ کہنے کے اے بچے! اے لڑکے تو اپنے ماں باپ کا احسان یاد کر اور وہ بدلے اتار۔ امر واقع یہ ہے کہ ماں باپ کے احسان کے بدلے اتر ہی نہیں سکتے نہ خدا کے احسان کے اتر سکتے ہیں۔ فرمایا اگر تو بوجھ محسوس کرتا ہے تو احسان کر کیونکہ اس میں تیری بہتری اور تیری بھلائی ہے اور یہ سارے احسانات جن کا بعد میں ذکر آئے گا یہ اللہ کے احسان کی یاد دہانی ہی کئے جا رہے ہیں۔ اللہ کے بے شمار احسانات ہیں ان کا بدلہ خدا سے تو آپ اتار نہیں سکتے۔ اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندوں پر احسان کرو اگر تم احسان مند ہو اور یہ ہمیں خدا کا احسان اتارنے کی کوشش کرنے میں ایک رستہ بنا دیا۔

یہ بات جو میں بیان کر رہا ہوں یہ حقیقت ہے یہ کوئی ملمع کاری نہیں بلکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی معنوں میں اس مضمون کو کھول کر ہمارے سامنے رکھا۔

> جماعت احمدیہ کے بنیادی اخلاق درست ہو جائیں تو ہمارے تمام معاشرتی اور باہمی لین دین کے مسائل خودبخود حل ہو جائیں گے

جبکہ فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں سے ناراضگی کا اظہار فرمائے گا اور اس رنگ میں ان سے باتیں کرے گا کہ دیکھو جب میں بھوکا تھا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا، جب میں پیاسا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ جب میں ننگا تھا تو نے مجھے کپڑے نہیں پہنائے جب میں بے گھر تھا مجھے گھر مہیا نہ کیا۔ ہر دفعہ بندہ یہ سن کر کہے گا کہ اے خالق و مالک! میں محتاج ہوں تو محتاج نہیں۔ تو کب پیاسا تھا جبکہ میں نے تجھے پانی نہیں پلایا تو کب بھوکا تھا جب میں نے تجھے کھانا نہیں کھلایا۔ تو ہر دفعہ اللہ یہ جواب دے گا جب میرا ایک بندہ پیاسا تھا اور تو نے اسے پانی نہیں پلایا تو تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ جب میرا ایک غریب بندہ بھوکا تھا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تو گویا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ اللہ کی عظمتوں کا کوئی حساب نہیں ہے۔ وہ بھی اپنے لئے عاجزی کے رنگ ڈھونڈ لیتا ہے حالانکہ ہر قسم کے عجز سے پاک ہے۔

تو اس آیت میں یہی مضمون ہے کہ اصل تو خدا کا احسان ہے مگر خدا کا احسان تم خدا پر اتار نہیں سکتے۔ خدا کے احسان کی یاد میں میرے بندوں سے احسان کا سلوک کرو اور ان میں سب سے پہلے ماں باپ کا حق ہے۔ مطلب سے پہلے، سرِفہرست ماں باپ کو

بیان فرمایا۔ اب ماں باپ سے متعلق بدقسمتی سے آج کل جو نیا زمانہ ہے اس میں ان کی طرف کم سے کم توجہ رہ گئی ہے۔ مشرق میں بہت سی جگہوں پر ابھی تک یہ قدریں باقی ہیں لیکن مغرب میں تو تیزی سے یہ اعلیٰ قدریں مٹتی جا رہی ہیں اور مشرق میں بھی ایسے دردناک اور تکلیف دہ واقعات سامنے آتے رہتے ہیں کہ نئی نسلیں اپنے ماں باپ کے تقاضے پورے نہیں کرتیں۔ یہ وہ مسائل ہیں جو جماعت احمدیہ کے سامنے بھی وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں اور یہ مسائل ایسے ہیں جو ایک طرف کے نہیں دوسری طرف کے بھی ہیں اور ان دونوں کے درمیان توازن رکھنا بے حد ضروری ہے۔ یہ بات سمجھا کر پھر میں چند احادیث آپ کے سامنے رکھوں گا۔ توازن اس لئے کہ ماں باپ کے احسان کے نام پر بعض دفعہ بچے ماں باپ کی طرف اتنا جھکتے ہیں کہ بیویوں بچوں سے انصاف کے تقاضے بھول جاتے ہیں مگر ان کو یہ یاد نہیں رہتا کہ اللہ تعالیٰ نے احسان کا لفظ استعمال فرمایا ہے اور احسان ناانصافی پر مبنی ہو ہی نہیں سکتا۔ اس راز کو سمجھیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ماں باپ سے احسان کرو لیکن ماں باپ سے احسان یہ اجازت نہیں دیتا کہ کسی اور سے ناانصافی کرو کیونکہ کوئی احسان ناانصافی کی بنیاد پر قائم نہیں ہو سکتا۔ اگر بیوی سے ناانصافی کی بنیاد پر ماں باپ کا احسان قائم ہوتا ہے تو اس آیت کریمہ کے مضمون کو جھٹلانے کے بعد، رد کرنے کے بعد ایسا ہو سکتا ہے اس کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

یاد رکھیں احسان اور عدل کا یہ جو تعلق ہے یہ قرآن کریم نے بارہا کھولا ہے اور تمام تعلیمات میں یہ تعلق بہت نمایاں ہو کر دکھائی دیتا ہے۔ "ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ" اللہ پہلے عدل کا حکم دیتا ہے پھر احسان کا حکم دیتا ہے۔ جس نے عدل نہیں کیا اس نے احسان ہی نہیں کیا اور احسان کے بعد پھر ایتاء ذی القربیٰ کا مقام ہے یعنی اس طرح دو جیسے وہ تمہارے اپنے ہوں اور وہاں احسان کا لفظ ہی بے تعلق دکھائی دینے لگے۔ تو اس لئے میں سمجھا رہا ہوں کہ اکثر مجھے اس قسم کے خط ملتے رہتے ہیں کبھی بیویوں کی طرف سے، کبھی ماں باپ کی طرف سے، کبھی لڑکوں کی طرف سے اور وہ پوچھتے ہیں کہ ماں باپ کے حق میں کیا کیا بات داخل ہے۔ ابھی پاکستان سے ایک نو احمدی خاتون کا خط ملا ہے وہ لکھتی ہیں کہ ماں باپ کے احسان پر قرآن کریم نے بہت زور دیا ہے یعنی ان

> پس اصل طور پر حسن خلق ہے جو حقیقت میں قوموں کو زندہ کیا کرتا ہے اور حسن خلق ہی ہے جو دنیا پر غالب آیا کرتا ہے۔ دلائل اور مسائل سے دنیا نہیں جیتی جاتی

کے حقوق ادا کرنے پر بہت زور دیا ہے اور میری احمدیت ان پر اتنی شاق گزر رہی ہے کہ بعض دفعہ مجھے لگتا ہے کہ شاید ماں باپ کا حق ادا نہیں کر رہی اور گناہ گار ہو رہی ہوں۔ ان کو نوٹ میں نے سمجھانے کا خط لکھا ہے تاریخ کے حوالے سے۔ اس ماں کے حوالے سے جس نے اپنے بچے کے اسلام پر اتنی تکلیف محسوس کی تھی کہ ایک موقع پر اس نے کہا اے بیٹے میں تجھے اپنا دودھ نہیں بخشوں گی۔ یہ حسرت کے ساتھ مروں گی اور ہمیشہ ہمیش کے لئے تیرے دل پر یہ داغ لگا رہے گا کہ میں اپنی ماں سے بدسلوکی کی تھی اور مجھ سے ناراض گئی۔ الفاظ یہ نہیں تھے مگر مضمون یہی تھا جو ماں نے ادا کیا۔ اس وقت اس کے بیٹے نے کیسی حکمت کی بات کی اور کیسی عقل کی اور کیسا عارفانہ بات کی۔ اس نے کہا تم مجھے بہت پیاری ہو کوئی اور چیز دنیا میں مجھے اتنی پیاری نہیں مگر ایک یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور میرا خدا۔ پس اگر تو کہتی ہے کہ اللہ اور رسول کو تیری خاطر چھوڑ دوں اور یہ ڈراوا دیتی ہے کہ میں اس حالت میں مروں گی کہ تیرے گناہ ہیں بخشوں گی تو پھر اے ماں! میرے سامنے سو جانیں تیری سسکتی ہوئی نکل جائیں مگر میں خدا کی قسم محمد رسول اللہ صلعم اور اپنے خدا کو نہیں چھوڑوں گا۔ یہ ہے تحفظ مراتب کا معاملہ۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً" اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ ہر دوسرا تعلق اس کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ "وبالوالدین احساناً" اب جو کچھ کرو اللہ کی خاطر کرو کیونکہ ہر شریک کی نفی ہو چکی ہے۔ ہر خاطر کی نفی ہو چکی ہے۔ اللہ کی خاطر کرو اور سب سے پہلے یاد رکھو کہ اللہ تمہیں والدین سے احسان کے سلوک کی ہدایت فرماتا ہے۔ اب احسان کا سلوک جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے حقوق کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جائے گا اور بہت ہی باریک توازن ہے جو آپ کو لازماً اختیار کرنا ہو گا۔ اگر ماں اس بات پر راضی ہے کہ آپ دوسروں سے عدل کا سلوک نہ کریں تو پھر آپ کا ماں سے راضی ہونا یا ماں کو راضی رکھنا فرض نہیں ہے بلکہ اگر آپ عدل کو قربان کر کے ایسا کریں گے تو خدا سے بے وفائی کر کے ایسا کریں گے۔ لیکن دوسری طرف یہ بھی حکم ہے کہ ماں باپ جیا ہے زیادتیاں کرتے چلے جائیں ان کے سامنے اُف نہیں کرنی۔ ایسی صورت میں ماں باپ کی زیادتیاں برداشت کریں۔ وہ جتنے طعنے دیں، جس قدر سخت کلامی کریں آپ اف نہ کریں کیونکہ خدا کی خاطر آپ یہ برداشت کر رہے ہیں لیکن کسی کی حق تلفی نہیں کرنی۔ اس کے برعکس دوسری صورت بھی ہے کہ ماں باپ کو ایک ردی کی چیز کے طور پر پھینک دیا جاتا ہے اور بیوی بچوں کے ساتھ ایک انسان عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتا ہے۔ یہ بھی نہ صرف عدل کے تقاضوں کے بالکل مخالف ہے بلکہ ایک بہت بڑا گناہ بن جاتا ہے۔ یہ صورت حال ہے اس کو باریک توازن کے ذریعے درست حالت میں رکھنا ایک بڑا مشکل کام ہے۔

لیکن اگر آپ غور کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ اصل معاملہ حسن خلق یا بد اخلاقی کا ہے۔ وہ لوگ جن کے اخلاق درست ہوں وہاں یہ مسائل اٹھتے ہی نہیں ہیں۔ جن کے اعلیٰ اخلاق ہوں وہاں تو اس بات کا کوئی واہمہ بھی پیدا نہیں ہو سکتا کہ کوئی بیٹا ماں اور بیوی کے حقوق کے درمیان یہ جنگ لڑ رہا ہو کہ کس کو کیا دوں اور کس سے کیسا سلوک کروں۔ وہاں تو ہر آدمی ایک دوسرے پر

> **گھر بھی اعلیٰ اخلاق سے جیتے جائیں گے۔ دنیا بھی اعلیٰ اخلاق سے ہی جیتی جائے گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طریق ہمیں سمجھائے ہیں وہ ضرور دلوں کو فتح کرنے والے ہیں**

فدا ہو رہا ہوتا ہے، ایک دوسرے کے لئے قربانی کر رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ ماں باپ کے علاوہ ایک دوسری لسٹ لمبی سی ہے ان کا بھی خیال رکھنا ہو گا۔

پس میں نے جہاں تک ان حالات کا جائزہ لیا ہے مجھے ہر دفعہ بنیادی بیماری اخلاق کی کمزوری دکھائی دیتی ہے جہاں مائیں مثلاً اچھے اخلاق کی ہوں اور بہوئیں بھی اچھے اخلاق کی وہاں مل جائیں وہاں دونوں طرف سے ایسے ایسے پیارے فدائیت کے خط آتے ہیں کہ دل کی گہرائیوں سے ازخود دعائیں اٹھتی ہیں اور ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے کہ سبحان اللہ کیسی پیاری ہو اور کیسی پیار کا ساس ہے کہ اپنے خداؤں میں الگ، الگ ایک دوسرے کی تعریفیں، ان کے لیے دعائیں، انہوں نے ہمارا دل راضی کر دیا۔ بہوئیں لکھتی ہیں کہ ہمیں تو بعض دفعہ لگتا ہے وہ ہماری ماں سے زیادہ پیار کرنے والی ہے اور ساسیں لکھتی ہیں کہ ہماری بیٹیوں نے کب ہماری ایسی خدمت کی تھی جیسی یہ بہو کر رہی ہے۔ یہ تو بیٹیوں سے بڑھ گئی ہے۔ پس جہاں حسن خلق ہو وہاں ناانصافیوں کا تو وہم و گمان بھی باقی نہیں رہتا۔ احسان سے معاملہ ایتاءِ ذی القربیٰ میں داخل ہو جاتا ہے اور دنیا میں انسان کو جنت مل جاتی ہے۔ پس میری یہ کوشش ہے اور میں لمبے عرصے سے یہ کوشش کر رہا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے بنیادی اخلاق درست ہو جائیں تو ہمارے تمام معاشرتی اور باہمی لین دین کے مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔ بنیادی طور پر حسن خلق ہے جو حقیقت میں قوموں کو زندہ کیا کرتا ہے اور حسن خلق ہی ہے جو دنیا پر غالب آیا کرتا ہے۔ دلائل اور مسائل سے دنیا نہیں جیتی جاتی۔ دلائل اور مسائل سے تو بعض دفعہ فساد بڑھتے ہیں۔ لیکن حسن خلق سے گھر بھی جیتے جاتے ہیں اور گلیاں بھی جیتی جاتی ہیں اور شہر بھی جیتے جاتے ہیں اور ملک بھی جیتے جاتے ہیں۔ تمام دنیا کی فتح حسن خلق پر مبنی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں دعا کے بعد سب سے زیادہ قوی ہتھیار حسن خلق کا ہتھیار تھا۔

پس گھریلو مسائل ہوں یا تمدنی مسائل ہوں یا مذہبی مسائل ہوں جماعت احمدیہ کو ایسے اعلیٰ اخلاق اختیار کرنے چاہئیں کہ جن کے نتیجے میں جن کو لوگ مسائل کہتے ہیں وہ دکھائی نہ دیں، مسائل اٹھیں ہی نہ۔ کیونکہ اعلیٰ اخلاق کے آدمی کے سامنے مسائل گھلتے رہتے ہیں جیسے غالب کہتا ہے۔

پرتوِ خور سے ہے شبنم کو فنا کی تعلیم

اس طرح بد اخلاقیاں اور مسائل ایک اعلیٰ اخلاق کے چہرے کے سامنے ازخود گھل جاتے ہیں پس وہ اعلیٰ اخلاق ہیں جن کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بخاری میں حضرت ابن عمرؓ کی یہ حدیث درج ہے۔ ابن عمرؓ، حضرت عائشہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل ہمیشہ مجھے پڑوسی سے حسن سلوک کی تاکید کرتا آ رہا ہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ کہیں وہ اسے وارث ہی نہ بنا دے۔

پڑوسی کے ساتھ اتنا حسن سلوک کہ فرمایا مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید آئندہ کبھی آئے تو وارث ہونے کی تعلیم بھی دے دے کہ پڑوسی کو خدا تعالیٰ نے تمہارے اموال میں وارث قرار دے دیا ہے اور یہ وہ رشتہ ہے جس میں مذہب کا اور خون کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا "والجار ذی القربیٰ" جو قریبی ہیں اقرباء پڑوسی ہیں ان کا بھی خیال رکھنا ہے۔ لیکن جو بے تعلق ہیں ان کے ساتھ بھی برابر حسن سلوک کرنا ہے۔ پس یہ وہ مضمون ہے جس کو مغرب میں بہت کم سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہاں پڑوسی بعض دفعہ اس طرح ساتھ رہتے ہیں کہ سالہا سال گزر جاتے ہیں اور کسی کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی۔ وہ کون ہے کہاں سے آیا۔ پھر چلا گیا تو کہاں چلا گیا اور لوگ یہ بات پسند بھی نہیں کرتے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس رنگ میں پڑوسی سے تعلق کی ہدایت فرمائی ہے اس کے پیش نظر یہ تعلقات اجنبی ہونے کی بجائے پسندیدہ ہو سکتے ہیں اور ان پڑوسیوں میں بھی جو اسلام کی روح سے ناآشنا ہیں ان میں بھی اسلام کے حسن کے ذریعہ ان کے دلوں کو فتح کیا جا سکتا ہے۔ آنحضور نے ایک موقعہ پر ہدایت فرمائی کہ بہتر ہے کہ ایک عورت اپنے شوربے کو ذرا لمبا کر لے یعنی کھانا پکا رہی ہے تو تھوڑا سا اور پانی ڈال لے تاکہ ہمسائے کو بھی کچھ پہنچا سکے۔

اب یہ ایک فطری بات ہے کہ اگر آپ پڑوسی کے معاملات میں دخل دیں اور کھڑے ہو کے اس سے باتیں کرنا شروع کریں تو کم سے کم انگریز مزاج تو اس کے خلاف بھڑکے گا اور بالکل پسند

نہیں کرتا کہ آپ جاتے اس کو چھیڑیں۔ اسے سلام دعا کریں اور کھڑے ہو کر بعض دفعہ باتیں کرنے کی کوشش کریں یا پوچھنے لگ جائیں تم کون ہو لیکن اگر اسے کوئی تحفہ پہنچا دیں کہ آج ہمارے گھر میں یہ پکا ہے اور ہم نے چاہا کہ تمہیں بھی شریک کریں تو ہرگز اس کے خلاف کوئی بد ردعمل نہیں ہوگا۔ بلکہ غیر معمولی طور پر ایسے لوگ متاثر ہوتے ہیں۔

مجھے جرمنی سے ایک خاتون نے خط لکھا جن کے ہمسائیوں سے بہت اچھے قریبی مراسم مضبوط ہونے لگ گئے، قرار پا گئے اور اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ ایک موقع پر کوئی چیز انہوں نے پکائی تو اپنے ہمسائے کو بھجوا دی یہ کہہ کر کہ یہ ہمارا پاکستانی طرز کا کھانا ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو بھی کھلائیں۔ اتنا متاثر ہوا۔ وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایسے واقعات بھی اس دنیا میں ہو سکتے ہیں۔ یہ خود گھر پر چل کر شکریہ ادا کرنے کے لئے آیا اور پھر تبلیغ کی ساری باتیں سنیں، دلچسپی لی، کتابیں مانگیں اور اب پورا تبلیغ کا سلسلہ اس کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ تو جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا گھر بھی اعلیٰ خلق سے جیتے جائیں گے دنیا بھی اعلیٰ خلق سے ہی جیتی جائے گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طریق ہمیں سمجھاتے ہیں وہ ضرور دلوں کو فتح کرنے والے ہیں۔

پھر حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہے۔ خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہے۔ بار بار آپؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی قسم وہ شخص مومن نہیں۔ آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہؐ کون مومن نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا وہ جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں اور اس کے اچانک واروں سے محفوظ نہ ہو۔

> **یہ زمانہ تبلیغ کے پھلوں کا زمانہ ہے اور ہر طرف بہار آ رہی ہے**

اب یہ جو بات ہے یہ آجکل ایک بیماری بن گئی ہے کہ پڑوسیوں سے جھگڑے ہیں اور یہ بیماری مغرب میں زیادہ نہیں پائی جاتی، مشرق میں زیادہ پائی جاتی ہے اور یہاں بھی جو پڑوسیوں کے جھگڑے ہیں الا ماشاء اللہ۔ کبھی کبھی دوسرے پڑوسیوں سے بھی جھگڑے چلتے ہیں مگر اس کی وجہ کچھ اور تعصبات ہوتے ہیں روز مرہ کی زندگی میں انگلستان میں یا جرمنی میں پڑوسی کا پڑوسی سے جھگڑا تو نہیں کوئی واسطہ ہی نہیں رکھتا۔ اس کی اپنی دنیا ہے۔ اس کی اپنی دنیا ہے جہاں جھگڑے چلیں گے وہاں عام طور پر "ریس ازم" یا اس قسم کے بعض دوسرے عناصر ہیں جو عمل دخل دکھاتے ہیں ورنہ عام طور پر جھگڑے نہیں چلتے۔ ہمارے ملک میں جہاں پڑوسی سے حسن سلوک کا رجحان بھی پایا جاتا ہے وہاں جھگڑے کا بھی رجحان پایا جاتا ہے اور بعض دفعہ پڑوسیوں میں بڑی سخت تو تو میں میں ہوتی ہے۔ لاہور میں تو ایک دفعہ ایک محلے میں میں گیا تھا بچپن میں، تو وہاں پتہ چلا کہ پڑوسیوں کے جھگڑے کئی کئی دن، بعض دفعہ مہینوں چلتے ہیں اور وہ گالیاں دے دے کر ایک دوسرے کو پھر رات الٹ کے عورتیں چلی جایا کرتی تھیں کہ اب ہم دوبارہ آئیں گی تو رات الٹ کے پھر تمہیں باقی گالیاں دیں گی۔ ہمارے ملک خدا بخش صاحب جو ملک عطاء الرحمٰن صاحب کے والد ہیں ان کے ہاں میں گیا تھا ایک دفعہ بچپن میں۔ جب میں کالج میں پڑھتا تھا تو ان کے پڑوس میں یہ قصے چل رہے تھے میں نے خود اپنا آنکھوں سے دیکھے تو میں حیران رہ گیا میں نے کہا یہ کیا ہو گیا انہوں نے کہا یہ تو روز مرہ کی بات ہے یہ تو کوئی حیرانی کی بات

ہی نہیں سارا محلہ اس طرح چل رہا ہے۔ تو یہ بدیاں بھی ہیں۔

حسن سلوک کرنے کا جو مادہ ہے اگر یہ نہ رہے تو بدی میں تبدیل ہو جایا کرتا ہے۔ بے تعلقی بے تعلقی میں ہی رہتی ہے اس لئے نہ حسن نہ قبیح۔ نہ خوبی نہ برائی۔ مگر وہ قومیں جو اپنی خوبیوں کی حفاظت نہیں کرتیں وہ خوبیاں پھر بدیوں میں تبدیل ہو جایا کرتی ہیں۔ پس اگر آپ نے حسن سلوک نہ کیا تو اس حدیث کی نصیحت کے یا انذار کے نیچے آپ آئیں گے۔ فرمایا وہ مومن نہیں خدا کی قسم وہ مومن نہیں۔ پوچھا گیا کون؟ تو فرمایا وہ جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں اور اچانک حملوں سے محفوظ نہ ہو۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے صحیح بخاری کتاب الایمان میں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک حقیقی مومن نہیں بن سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

جس طرح قرآن کریم کا مضمون اقرباء سے شروع ہو کر پھر پھیلتا چلا جا رہا ہے احادیث میں بھی اقرباء کے ذکر بڑی عمدگی اور گہرائی اور تفصیل کے ساتھ ہیں اور پھر درجہ بدرجہ تعلقات کے پھیلاؤ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصیحتوں کا فیض بھی پھیلتا چلا جاتا ہے۔ فرمایا کوئی مومن حقیقی مومن نہیں بن سکتا۔ اس مرتبہ اس کی یہ تشریح فرمائی جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ یہ ایک ایسی چھوٹی سی نصیحت ہے جس سے بڑی نصیحت ممکن ہی نہیں ہے۔ انسانی تعلقات کو درست کرنے کے لئے اس چھوٹی سی بات میں تمام انسانی مصالح بیان فرما دیئے گئے ہیں ایک طرز فکر کا ذکر ہے اگر تم اپنے

> **امر واقعہ یہ ہے کہ ماں باپ کے احسان کے بدلے اتر ہی نہیں سکتے۔ نہ خدا کے احسان کے اتر سکتے ہیں۔ فرمایا اگر تو بوجھ محسوس کرتا ہے تو احسان کر کیونکہ اسی میں تیری بہتری اور تیری بھلائی ہے**

بھائی کے لئے وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو تو اس کی عزتیں تم سے محفوظ ہو گئیں اس کے مال تم سے محفوظ ہو گئے اس کے تمام حقوق تمہارے ہاتھوں میں اسی طرح محفوظ ہوں گے جس طرح اس کے اپنے ہاتھوں میں ہیں۔ اتنی عظیم الشان تعلیم ہے کہ تمام دنیا کے انسانی روابط میں خواہ وہ انفرادی سطح پر ہوں یا ملکی اور تمدنی سطح پر ہوں تمام دنیا کے مسائل کا حل اس اصلاحی مشورے میں داخل ہے کہ تم دوسروں کے لئے وہی چیز پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اب تمام دنیا میں جو ملکی سیاست چل رہی ہے اس میں کہاں اس بات کو داخل ہونے کی گنجائش ہے وہ اپنے لئے کچھ اور پسند کرتے ہیں دوسرے کے لئے کچھ اور پسند کرتے ہیں۔ رشتہ داروں میں بھی یہی حال ہو رہا ہے یہاں تک کہ بعض دفعہ مشورہ بھی مانگا جائے تو مشورہ دینے والا امین نہیں رہتا۔ ایسا مشورہ دیتا ہے کہ جو کسی اپنے عزیز کو نہیں دے سکتا اور ایسی نگاہیں دوسروں پر ڈالتا ہے جو اپنے کسی عزیز پر نہیں ڈال سکتا۔ پس یہ وہ نصیحت ہے کہ گہرائی کے ساتھ اس کے مضمون کو سمجھنے کے بعد اپنانے سے ہمارا معاشرہ حقیقتاً جنت کا نشان بن سکتا ہے۔ ہماری تمام بداخلاقیوں کو دور کرنے کا راز اس نصیحت میں ہے تمام حسن خلق اختیار کرنے کا راز اس نصیحت میں ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو

وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کا اپنا ملنے جلنے کا انداز کیا تھا۔ فرماتے ہیں کہ تکبر نام کو بھی نہیں تھا نہ آپ ناک چڑھاتے نہ اس بات سے برا مناتے اور بچتے کہ آپ بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ چلیں۔

بعض لوگوں میں یہ عادت ہوتی ہے کہ کوئی غریب ساتھ چل رہا ہو تو اس سے کچھ فاصلہ رکھتے ہیں اور کئی دفعہ روزمرہ زندگی میں ہم نے دیکھا ہے ہمیشہ سے ہی ایسے واقعات دیکھنے میں آتے رہتے ہیں کہ بھرے بازار میں اگر کوئی امیر چل رہا ہو اور غریب اس کے ساتھ چل پڑے تو وہ اپنی اداؤں سے اپنے انداز سے ایک فاصلہ بناتا ہے تاکہ دیکھنے والا محسوس کرے کہ ہم ایک نہیں ہیں اور اس طرح اس سے بات کرتا ہے کہ وقتی طور پر بات کرے اور کسی طرح پیچھا چھوٹے یہ اپنی راہ لے اور یہ جو فاصلے ہیں یہ ضروری نہیں کہ دور ہٹ کر بنائے جائیں۔ انسانی انداز میں یہ فاصلے پائے جاتے ہیں اور دیکھنے والے صاحب فہم انسان کو دکھائی دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مرتبہ اور مقام دیکھیں اور ایک صحابی کو جنہوں نے بڑی باریک نظر سے آپ کے معاملات کو دیکھا ہے یہ بیان سنیں فرماتے ہیں آپ بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ اس طرح چلتے تھے کہ ان کے ساتھ چلنے کو کبھی آپ نے اپنی شان کے منافی نہیں سمجھا بلکہ چل کر ان کے ساتھ چلا کرتے تھے ایک ہو کر چلا کرتے تھے اور ان کے کام آتے تھے اور ان کی مدد کرتے تھے بے سہارا عورتوں اور مسکینوں اور غریبوں کی مدد کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے اور اس میں خوشی محسوس کرتے تھے۔

اب یہ جو آخری پہلو ہے اس حدیث کا یہ بہت ہی اہم ہے۔ نیکیاں یا اس قسم کے اخلاق جن کا ذکر کیا جا رہا ہے یہ دو طرح سے اختیار ہو سکتے ہیں اول چونکہ خدا نے فرمایا چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسا کیا اس لئے ہمیں کرنا چاہئے لیکن طبیعت پر بار رہتا ہے اگر طبیعت پر بار رہتا ہے تو پھر آپ

> **اللہ کے بے شمار احسانات ہیں ان کا بدلہ خدا سے تو آپ اتار نہیں سکتے اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندوں پر احسان کرو اگر تم احسان مند ہو**

نے سنت پوری نہیں کی اگر محمد رسول اللہ کی سنت پر چلنا ہے تو پھر اپنے کمزور بھائیوں سے ایسا ذاتی تعلق پیدا کریں کہ ان کی مدد سے آپ کے دلوں میں خوشی پیدا ہوتی ہو اور اس سے لطف آتا ہو اور اگر یہ ہو جائے تو آپ کی نیکی کی حفاظت کے لئے اس سے بڑا ضامن اور کوئی نہیں۔ ہر وہ نیکی جو کوفت پیدا کرتی ہے جس سے تکلیف ہو یا بیزاری ہو وہ نیکی نہ افراد میں زندہ رہتی ہے نہ قوموں میں زندہ رہا کرتی ہے۔ نیکی وہی زندہ رہتی ہے جس کے ساتھ ایسا ذاتی تعلق ہو کہ نیکی کے بعد لطف آئے۔ پس ہر انسان اس پہلو سے خود غرض ہے۔ وہ غرض کے بغیر کوئی چیز نہ اختیار کر سکتا ہے نہ کبھی کسی چیز کو ہمیشہ کے لئے اپنا سکتا ہے۔ وقتی طور پر بعض مجبوریوں کے پیش نظر، بعض اصولوں کی خاطر ایک انسان طبیعت کے خلاف کام بھی کر لیتا ہے مگر ہمیشہ وہ نیکیاں اس کے ساتھ نہیں رہتیں جب تک وہ اس کے دل کا جزو نہ بن جائیں جب تک ان نیکیوں سے پیار نہ پیدا ہو جائے اور ان نیکیوں کے کرنے سے دلوں میں ایک طبعی لذت پیدا نہ ہو۔ پس یہ صحابی بڑے ہی زیرک انسان تھے جنہوں نے سیرت کو بیان کیا ہے اور اس گہرائی سے بیان کیا ہے۔ محسوس کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب خدمت کرتے تھے تو کوئی طبیعت پر بوجھ نہیں ہوتا تھا بلکہ خوشی کا احساس نمایاں تھا۔ اس سے لطف آ رہا ہے کہ آیا کتنا اچھا موقع ملا میں اپنے غریب بھائی کے کام آ رہا ہوں۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ شادی کی بدترین دعوت وہ ہے جس میں امراء کو بلایا جائے اور غرباء کو چھوڑ دیا جائے۔

اب ہمارے ملک میں بھی میں نے دیکھا ہے کہ دن بدن یعنی پاکستان کی بات میں کر رہا ہوں اور اسی طرح اور بھی بہت سے ملکوں میں یہ رواج ہے اور یورپ میں تو اس بات کا تصور ہی نہیں کہ اپنے تعلقات کے دائرے سے ہٹ کر بھی کسی کو دعوتوں میں بلایا جائے مگر ہمارے ملکوں میں بھی یعنی نسبتاً غریب ملکوں میں یہ رواج اب زور پکڑ رہا ہے کہ امراء کی دعوتیں اتنی اونچی سطح پر اٹھتی ہیں کہ وہاں کسی غریب کو چہرہ دکھانے کی بھی مجال نہیں۔ اور اگر غریب رشتہ دار بھی ہوں تو ان سے انحراف کیا جاتا ہے کہ کہیں ہمارے لئے شرمندگی کا موجب نہ بنیں اور امیروں کی دعوتیں الگ ہیں ان کے انداز ہی عیش و عشرت کے الگ ہیں اور غریبوں کی دعوتیں الگ ہیں غریبوں کی دعوتوں میں امیر نہیں جاتے اور امیروں کی دعوت میں غریبوں کو بلایا نہیں جاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ "شادی کی بدترین دعوت"۔ اور اکثر ایسا شادی بیاہ کے موقع پر ہوتا ہے فرمایا شادی کی بدترین دعوت وہ ہے جس میں امراء کو تو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے اور اس کے ساتھ ایک عجیب بات فرمائی اور "جو شادی کی دعوت کو قبول نہ کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے" اب یہ ایک وسیع مضمون کا ایک ٹکڑا ہے اور اگر اس کو پہلے مضمون کے تعلق کے ساتھ جوڑ کر نہ سمجھیں تو بات سمجھ میں نہیں آئے گی۔ بیسیوں مرتبہ آپ نے بھی شادی کی دعوت کو کسی مجبوری سے قبول نہیں کیا ہو گا اور جہاں تک اپنے قریبیوں، دوستوں، عزیزوں کی شادی کی دعوت کا تعلق ہے وہ تو آپ شوق سے جاتے ہیں انتظار کرتے ہیں کہ آپ کو دعوت نامہ آئے بعض دفعہ نہ بھی آئے تو چلے جاتے ہیں پھر کن دعوتوں کا ذکر ہے یہ اصل میں غریب دعوتوں کا ذکر ہے امراء کے مقابل پر غریبوں کا ذکر چلا ہے فرمایا ہے بدنصیب اور بدبخت ہیں وہ شادیاں جن میں بلانے والے غریبوں کو نہ بلائیں اور صرف امیروں کو بلائیں اور پھر جب اپنی شادیوں پر ان کو بلائیں تو یہ وہاں نہ جائیں کہ یہ غریبوں کی شادی ہے اس لئے شادی بیاہ کے موقع پر میں نے جماعت کو نصیحت کی تھی اور اب وہ غالباً چھپ کر تمام دنیا میں پہنچ چکی ہو گی اس میں یہ بات بطور خاص داخل کی تھی کہ امیروں کو خاص طور پر غریبوں کی شادی میں پہنچنا چاہئے بلکہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اور ان کی بچیاں جو بھی اس بات کے لئے وقت نکال سکیں وقت سے پہلے وہاں جائیں اور ان کے گھروں کو صاف ستھرا کریں ان کو تیار کریں ان کی کمیاں دور کریں کھانا پکانے وغیرہ میں ان کی مدد کی جائے اور جو چیزیں وہ نہیں خرید سکے وہ اپنی طرف سے خرید کر ان میں داخل کریں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اگر وہ جائیں اور ان کی غربت کو دیکھیں کیونکہ محض نصیحت سے انسان کا دل حقیقت میں پگھل نہیں سکتا لیکن آنکھیں جب دیکھتی ہیں ایک حالت کو تو پھر ضرور پگھلتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو نصیحتیں فرمائی ہیں بہت ہی گہری بہت ہمہ گیر اور دور کا اثر رکھنے والی ہیں کیونکہ حقیقت ہے کہ جب ایک غریب آپ کی شادیوں میں آئے گا اس کے کپڑوں کو آپ دیکھیں گے اور پھر اگر کوئی انسانیت

اور وہ عورتیں جو آپس میں پہلے یہ جھگڑ رہی تھیں کہ میرے کپڑے ایسے تھے اور تیرے کیسے ہو گئے ہیں۔ گھر میں بچیاں شکوہ کرتی ہیں کہ میری فلاں بہن کے تم نے اچھے بنا دیئے اور مجھے کیوں نسبتاً خراب بنا کے دیئے وغیرہ وغیرہ۔ یہ جاہلانہ سطحی باتیں یہ سب مٹ جائیں گی کیونکہ جب ایک غریب کو پرانے کپڑوں میں دیکھیں گی اگر انسانیت ہے تو دل پگھلیں گے اور شرمندگی کا احساس ہوگا اور اپنے آپ کو وہ لوگ مجرم سمجھیں گے کہ ہمارے اتنے تعلقات تو تھے واقفیت تو تھی کہ ہم نے ان کو بلایا ہے لیکن کیوں یہ خیال نہ کیا کہ ان کے لئے بھی اچھے کپڑے بنائے جاتے۔ اور پھر جب غریب کی شادی پر آپ جائیں گے تو پھر آپ کو محسوس ہوگا کہ کیا کیا مسائل ہیں شادیوں کے۔ کہاں اپنے حال میں ڈوبے ہوئے امراء جن کے دماغ میں صرف یہ ہے کہ تین لاکھ سے کم میں شادی نہیں ہوتی یا پانچ لاکھ سے کم میں شادی نہیں ہوتی دس لاکھ سے کم میں شادی نہیں ہوتی کہاں وہ جو دو چار ہزار میں شادی کی کوشش کر رہے ہیں اس لئے بچوں کے لئے بھی غریبانہ کچھ بنا کے دینا ہے جو مہمان آنے والے ہیں ان کے لئے بھی کچھ پیش کرنا ہے تو یہ مسائل سوائے اس کے حل نہیں ہو سکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے آپ کے اخلاق سیکھے جائیں۔ کسی دوسرے سے نہیں خود آپؐ سے آپؐ کے اخلاق سیکھے جائیں اور یہ وہ حدیثیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زبانی بھی اور آپؐ کے کردار کی زبانی بھی آپؐ کے اخلاق ہمارے سامنے رکھتی ہیں۔ فرمایا شادی کی بدترین وہ مثال ہے کہ غریبوں کو نہ بلاؤ اور جب غریب تمہیں بلائیں تو تم اگر نہ جاؤ گے تو خدا اور رسول کی نافرمانی ہوگی۔

جماعت احمدیہ جاپان اگرچہ تعداد میں بہت چھوٹی ہے مگر اللہ کے فضل سے کاموں میں اور جذبے میں بہت بلند ہے اور اب تک مسلسل ان کے اندر استقلال سے نیکیوں کو چمٹنے کی صفت ایسی ہے جو نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اپنے غلاموں سے سلوک۔ غلاموں سے مراد یہ ہے ادنیٰ غریب نادار سے سلوک ایک ایسے معاشرے میں جس کے اخلاق آپؐ نے درست فرما دیئے تھے۔

اس معاشرے میں بھی وہ ایک تعجب انگیز سلوک تھا حیرت سے انگلیاں اس پہ اٹھ رہی تھیں اور اس سے میری مراد وہ واقعہ ہے جو ظاہر بن حرام کے ساتھ پیش آیا۔ ظاہر بن حرام ایک دیہاتی تھا جو نہایت ہی بدصورت اور مکروہ صورت اور اس کے علاوہ اس کے کپڑے بھی گندے، دیہاتی کھیتوں میں کام کرنے والے کے جسم میں سے پسینے کی بدبو بھی آتی تھی اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بہت پیار تھا جب بھی آتا تھا کوئی تھوڑی سی سبزی کوئی ایک گاؤں کا پھل تحفۃً اٹھا کر لے آیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ وہ کھڑا تھا کہ اچانک اس نے دیکھا کہ کسی نے پیار سے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے ہیں اور اس نے حیرت سے پوچھا اور اس نے اپنا جسم ساتھ رگڑنا شروع کیا پہچاننے کی غرض سے گویا پہچان پا رہا ہے کہ کون ہے اور ساتھ ساتھ باتیں کرتا جاتا تھا کہ یہ ہوگا وہ ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اسی طرح اپنے ہاتھوں سے اس کی آنکھیں بند کئے پاس کھڑے رہے اور وہ منہ سے بولا نہیں جسم رگڑتا رہا گویا پہچاننے کی کوشش کر رہا ہے اور مقابلۃً پیار کا اظہار جس طرح بعض دفعہ آپ نے دیکھا ہوگا بچے ماؤں سے لپٹ کے رگڑتے ہیں اپنے آپ کو۔ بعض دفعہ بلی کے بچوں کو آپ نے پیار سے دیکھا ہوگا بستر میں گھس کے وہ اپنے بدن کو خوب رگڑتے ہیں پیار سے۔ یہ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ شروع کیا ہوا تھا اور آپؐ خاموش کھڑے اس کے نخرے برداشت کرتے رہے یہاں تک کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ اعلان کیا کہ ہے کوئی غلام خریدنے والا۔ میں ایک غلام بیچتا ہوں۔ تب اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے عجز کے ساتھ یہ کہا یا رسول اللہ! اس بدصورت بے قیمت انسان کو کون خریدے گا۔ آپؐ نے فرمایا دیکھو میرا خدا آسمان کا خدا تمہارا خریدار ہے۔ محمدؐ بیچ رہا ہے یہ غلام۔ ان بندوں کو کیا پتہ کہ تمہاری کیا قیمت ہے میرے اللہ کے نزدیک تمہاری بہت قیمت ہے اور پھر اس نے بتایا۔ یا رسول اللہ یہ کیسے ممکن تھا کہ میں آپ کو پہچان نہ لیتا۔ مجھ سے یہ پیار کا سلوک اور کون کر سکتا تھا۔ ایک ہی تھا اور وہ محمد مصطفیٰؐ تھے۔ پس میں جانتا تھا اور میں سوچتا تھا کہ اس سے بہتر اور کون سا موقع مجھے میسر آئے گا کہ اپنے بدن کو آپؐ کے پاک بدن سے رگڑ دوں۔

پس ایک طرف غربت تھی جس میں سے بدبو بھی اٹھ رہی تھی جو بدصورتی کا مظہر تھی ہر دنیا کے لحاظ سے برائی اس میں پائی جاتی تھی ایک طرف حسن و خوبی کا وہ پیکر کہ اس سا کوئی پیکر کبھی ایسا حسین پیدا نہیں ہوا تھا یہ امتزاج تھا اعلیٰ اور ادنیٰ کا۔ اس طرح خدائی بندوں سے ملتی ہے۔ اس طرح خدا کے مظہر دنیا میں خدا کے پیار اور محبت کو خدا کے بندوں میں منتقل کیا کرتے ہیں۔ آپ ایسا ہونے کی کوشش کریں اگر اپنے اخلاق آپ نے محمد رسول اللہؐ سے سیکھے اور ویسے بنانے کی کوشش کی تو آپ تو کیا آپ کے غلاموں کا بھی خدا خریدار بن جائے گا۔ تمام دنیا پر آپ کے دل حکومت کریں گے یعنی محمد مصطفیٰؐ کی حکومت جاری ہوگی۔ اور یہی ایک ذریعہ ہے اپنے معاشرے کو درست کرنے کا۔ اپنے گھروں کو درست کرنے کا۔ اپنے شہروں کی گلیوں کو۔ اپنے شہروں کو، اپنے علاقوں اور اپنے ملکوں کو۔ تمام دنیا کا حسن آج اس ایک بات سے وابستہ ہے کہ خود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلام محمد رسول اللہ کے پیچھے اور حقیقی غلام بن جائیں اور آپؐ کے احسان کا جادو سب دنیا کے دلوں پر چلنے لگے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

درخواست ہائے دعا

★ مکرم فتح سنگھ صاحب ابن مکرم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ مرحوم کا آپریشن چنڈی گڑھ P.G.I. میں ہوا ہے۔ موصوف کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (پرتاب سنگھ باجوہ ایم۔ایل۔اے)

★ مکرم وسیم احمد صاحب ہوڑہ ۵/- روپے اعانت بدر ارسال کرتے ہوئے اپنے نومولود بچے کی کامل شفایابی اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (مینیجر بدر)

★ میری لڑکی عزیزہ نسرین عبد الکریم نے کٹک میں نیا فلیٹ لیا ہے اس کے بابرکت ہونے نیز اس کے شوہر عبد الکریم اور تمام اہل خانہ کی صحت اور سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۱۱/ روپے) (چوہدری محمد یعقوب)

★ مکرم ڈاکٹر عبد السمیع صاحب مقیم امان نگر حیدر آباد (آندھرا پردیش) مبلغ ۲۰/ روپے اعانت بدر بھجواتے ہوئے اپنے کاروبار میں خیر و برکت اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی روحانی و جسمانی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(خاکسار۔ محمود احمد عارف قادیان)

مسلم ٹیلیویژن احمدیہ ڈش انٹینا اور پاکستان کے مولوی صاحبان

(از مکرم رشید احمد صاحب چوہدری لندن)

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ مسلمہ کو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے قیام کی توفیق دی جو ۷؍جنوری ۱۹۹۴ء سے لندن سے باقاعدہ اپنے پروگرام دنیا بھر میں نشر کر رہا ہے اور اس طرح زمانہ بھر میں اسلام کی حسین تعلیم کو پھیلا رہا ہے۔ الحمدللہ۔

ان پروگراموں کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا بھر سے خوشی اور اطمینان کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں اور ان پروگراموں کی وجہ سے کثرت سے نیک فطرت لوگ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ مسلمہ میں جوق در جوق داخل ہو رہے ہیں۔ خاص طور پر پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جہاں ایک عرصہ سے مولویوں نے جھوٹ کا سہارا لے کر احمدیوں کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا کر رکھا تھا اور ایسے غلط بے بنیاد عقائد جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کر رکھے تھے ایسے خوفناک الزامات لگا رکھے تھے کہ خدا کی پناہ۔

کبھی کہتے کہ احمدی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو خدا کا درجہ دیتے ہیں۔ کبھی کہتے کہ وہ آپ کو خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں کبھی یہ دعویٰ کرتے کہ احمدیوں کا قرآن اور ہے اور ان کا کلمہ اور ہے وغیرہ اب جب کہ لوگ اپنے کانوں سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگراموں کو سنتے ہیں اور اپنی نگاہوں سے ان پروگراموں کا مشاہدہ کرتے ہیں تو ایک طرف تو ان کی روح وجد میں آجاتی ہے اور وہ احمدیت کی سچائی کے قائل ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف وہ مولویوں پر ہزار ہزار لعنتیں بھیجتے ہیں کہ جنہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹ کے طومار باندھے اور اس طرح ان کو حق کی شناخت سے روکے رکھا۔

جماعت احمدیہ کی ان کامیابیوں کو دیکھ کر لازمی امر تھا کہ شیطان صفت افراد احمدیت کی مخالفت میں اور بڑھ جاتے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مولوی حضرات کے پاس احمدیت کے خلاف دلائل تو تھے ہی نہیں صرف دشنام طرازی سے اور لوگوں کو اندھیرے میں رکھ کر وہ ان کو احمدیوں کے خلاف اکساتے تھے اب جبکہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کی وجہ سے ان کے جھوٹوں کا پول کھلنا شروع ہوا تو انہوں نے واویلا کرنا شروع کر دیا۔ اور حکومت پاکستان سے مطالبات کرنے شروع کر دیئے کہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کے پروگراموں کو ملک میں داخل ہونے سے روکا جائے ڈش انٹینا پر پابندی عائد کی جائے اور دوسری طرف اپنے خطبات میں عوام کو کہنا شروع کیا کہ احمدیوں کے پروگراموں کو نہ دیکھا کریں۔ چنانچہ پاکستان کے مختلف حصوں سے اس قسم کے مطالبات کی جو خبریں ہمیں موصول ہوئی ہیں ان میں سے چند ایک قارئین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔

★— قلعہ کالر والا ضلع سیالکوٹ کی جامع مسجد اہل سنت کے خطیب نیز جامع مسجد ختم نبوت کے خطیب نے اپنے خطبات میں ڈش انٹینا کے خلاف آواز بلند کی اور لوگوں کو کہا کہ احمدیوں کے پروگراموں کو نہ دیکھا کریں۔

★— محمود آباد کراچی کی مریم مسجد کے خطیب نے لوگوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکایا اور کہا کہ احمدیوں کے مرکز سے ڈش انٹینا اتار دینا چاہیئے اس نے اپنے خطبہ میں لوگوں کو کہا کہ وہ نماز کے بعد رک جائیں تاکہ ڈش انٹینا زبردستی اتارا جا سکے مگر کوئی شخص بھی اس کام کے لئے آمادہ نہیں ہوا۔

★— گورگیج ضلع لاڑکانہ میں مخالفین نے مولویوں کی سرکردگی میں چار روز تک تحصیل ہیڈ کوارٹر میں جلوس نکالے اور مطالبات کئے کہ جماعت احمدیہ کے سنٹر سے ڈش انٹینا اتارا جائے تاکہ احمدی مسلمان اپنے آقا کے خطبات اور ارشادات سے مستفید نہ ہو سکیں۔ مولویوں کے کہنے پر سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے پولیس پارٹی کے ہمراہ جماعت احمدیہ کے سنٹر پر چھاپہ مارا لیکن چونکہ ڈش انٹینا لگانا کوئی قانونی جرم نہیں تھا اس لئے انہوں نے ڈش انٹینا کو نہ اتارا۔

★— کھنڈو ضلع لاڑکانہ میں بعض شرارت پسند مولویوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف تین جلسے کئے اور جماعت احمدیہ کے مرکز سے ڈش انٹینا اتارنے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ احمدی ڈش انٹینا کی مدد سے اسلام کی توہین کر رہے ہیں یہاں بھی سب ڈویژنل مجسٹریٹ پولیس کے ہمراہ جماعت احمدیہ کے سنٹر میں پہنچے اور احمدی مسلمانوں کو ڈش اتارنے کا حکم دیا مگر احمدیوں نے کہا کہ وہ ہرگز ایسا نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی شخص کو اس مقصد کے لئے اپنے گھر میں گھسنے دیں گے چنانچہ مجسٹریٹ اور پولیس والے بغیر ڈش انٹینا اتارے واپس چلے گئے۔

★— شاہمار ٹاؤن لاہور کی احمدیہ مسجد سے پولیس نے لاؤڈ سپیکر کا استعمال بند کرا دیا۔ یہ لاؤڈ سپیکر خطبہ جمعہ کے لئے استعمال کیا جاتا تھا نیز انہوں نے مولویوں کے کہنے پر ڈش انٹینا اتروانے کی بھی کوشش کی مگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

★— شیخوپورہ میں ختم نبوت کے راہنماؤں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ "اگر ہم ۱۹۹۴ء میں ڈش انٹینا پر پابندی نہ لگوا سکے تو ہم قادیانیوں کو کبھی ختم نہیں کر سکتے۔" انہوں نے کہا کہ "ہم نے مرزا طاہر کو پاکستان سے نکالا تھا لیکن اب تو وہ گھر گھر میں گھس آیا ہے اور لوگوں کے دلوں پر اثر کر رہا ہے۔ یہ بات ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔"

★— خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ میں احمدیہ کالونی کے پاس ایک ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں فیصل آباد کے ایک ایم پی اے نے بھی تقریر کی اور ڈش انٹینا پر پوسٹر لگانے پر سخت اعتراض کیا۔ اس نے انتظامیہ کو مخاطب کر کے کہا کہ وہ فوراً احمدیوں کے سنٹر سے یہ پوسٹر اتروائے وگرنہ وہ خود اس کو اتارنے کا انتظام کریں گے۔

★— ضلع سرگودھا میں مولویوں نے ضلع بھر میں جماعت احمدیہ کے خلاف لٹریچر تقسیم کیا اور ڈش انٹینا پر پابندی کے مطالبات کئے۔ معلوم ہوا ہے کہ چک منگلا اور چک ۶م [illegible] کے احمدیہ مراکز سے پولیس کے ذریعہ پوسٹر اتروائے گئے۔

★— ترگڑی ضلع گوجرانوالہ میں انجمن رضائے مصطفیٰ نے ڈش انٹینا کے ساتھ پوسٹر لگانے کے خلاف ڈی آئی جی گوجرانوالہ کے توسط سے مقامی پولیس سٹیشن میں درخواست دی جس پر پولیس نے جماعت احمدیہ کے سنٹر پر ڈش پر نصب شدہ پوسٹر اتروا دیا۔

★— چونڈہ میں شاہ فیصل مسجد کے خطیب نے اپنے ایک بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ "سرزمین قادیانیوں کی سرگرمیوں کا فوری نوٹس لیا جائے وہاں قادیانی مراکز کو سیل کیا جائے اور ڈش انٹینا پر پابندی لگائی جائے۔"

★— عالم گڑھ ضلع گجرات میں چند شر پسندوں نے علاقہ کے ۲۰، ۲۵ افراد سے دستخط کروا کر ایک درخواست ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں پیش کی جس میں کہا گیا کہ علاقہ کے لوگ احمدیوں سے بہت تنگ ہیں۔ احمدی ڈش انٹینا کو ذریعہ تبلیغ بنا رہے ہیں۔ پولیس نے احمدیوں کو مشورہ دیا کہ وہ ان لوگوں کو پروگرام دیکھنے کی دعوت نہ دیا کریں۔ ایک پولیس افسر نے خود یہ پروگرام دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔

★— فیصل آباد کے علاقہ [illegible] آباد

کے علاقہ میں پولیس نے ایک احمدی ڈاکٹر کو پولیس سٹیشن بلا کر خبردار کیا اور کہا کہ ان کے خلاف اہل حدیث یوتھ فورس کے چیئرمین نے شکایت کی ہے کہ احمدی ڈِش انٹینا کی مدد سے تبلیغ کرتے ہیں اور نوجوانوں کو تبلیغ کی غرض سے ربوہ بھی لے جاتے ہیں۔

پولیس نے یہ بھی بتایا کہ اسی طرح کی ایک درخواست ختم نبوت کے ایک مولوی فقیر محمد کی طرف سے بھی موصول ہوئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ احمدی ڈاکٹر کے گھر میں غیر قانونی حرکات ہوتی ہیں اور بعض دوسرے مذاہب کے لوگوں کو اکٹھا کر کے گمراہ کیا جاتا ہے انہیں مرزا طاہر کا خطبہ لندن سے سنایا جاتا ہے۔ چنانچہ پولیس نے احمدیوں سے کہا کہ وہ اپنی سرگرمیاں فوراً بند کر دیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ محلہ کے ۴۰ معزز غیر احمدی شرفاء نے پولیس کو ایک درخواست دی کہ انہیں احمدیوں کی طرف سے کبھی کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی لہٰذا پولیس نے احمدیوں کے خلاف درخواستوں پر غور کرنے سے انکار کر دیا۔

☆ ــــ داتا ضلع ہزارہ میں مولوی صاحبان نے اپنے خطبات میں جماعت احمدیہ کے خلاف زہر اُگلا جس کے نتیجہ میں ایک جمعہ کو نماز کے بعد شرارت پسند ٹولہ نے ایک احمدی کے مکان پر حملہ کر دیا اور مکان پر نصب شدہ ڈِش انٹینا کو توڑ کر پھینک دیا۔

☆ ــــ ضلع جھنگ میں مولوی صاحبان نے احمدی مسلمانوں کے مکانوں پر نصب شدہ ڈِش انٹینا کے خلاف احتجاج کیا۔ علاقہ میں ایک بہت بڑا جلسہ کیا گیا اور سارے علاقہ میں احمدیت کے خلاف دیواروں پر پوسٹر لگائے گئے۔ جن میں مطالبات کئے گئے کہ ڈِش انٹینا فوری طور پر اُتارے جائیں۔ اخباروں میں احتجاجی بیانات شائع ہوئے پولیس میں رپورٹ درج کرائی گئی۔ چنانچہ پولیس نے احمدیوں کو کہا کہ وہ ڈِش انٹینا اتار دیں مگر احمدیوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔

☆ ــــ منگلا ڈیم جہلم میں ایک احمدی نوجوان جو زاپڈا پاور ہاؤس میں ملازم ہیں کے خلاف کسی نے چیف انجینئر کو درخواست دی کہ ان کے گھر پر ڈِش انٹینا نصب ہے اور یہ روزانہ خصوصاً ہر جمعہ کو لوگوں کو اپنے گھر بلا کر فحش پروگرام دکھاتا ہے اور اس طرح ان کے اخلاق تباہ کرتا ہے۔ چیف انجینئر صاحب چونکہ حقیقت حال سے واقف تھے اس لئے انہوں نے اس درخواست کو یکسر نظر انداز کر دیا۔

☆ ــــ نور پور تھل کے ایک احمدی ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ کے خلاف مولویوں نے عوام کو اُکسایا اور وہ اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت کے سامنے اکٹھے ہوئے اور مطالبہ کیا کہ احمدی ڈاکٹر کے خلاف ڈِش انٹینا کے ذریعہ احمدیت کی تبلیغ کرنے کے جرم میں مقدمہ قائم کیا جائے چنانچہ اسسٹنٹ کمشنر نے پرچہ درج کرنے کا حکم دیا۔ روزنامہ جنگ لاہور اپنی ۲۶ فروری کی اشاعت میں خبر درج کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

”ڈاکٹر اختر مجوکہ نے ہسپتال میں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر ڈِش انٹینا لگایا ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے رہبر کا خطبہ سناتا تھا۔ ...... معلوم ہوا ہے کہ جس دن ڈِش انٹینا پر اس کے رہبر کا خطبہ ہوتا ہے اس دن اس کی رہائش گاہ پر چند مخصوص لوگوں کا آنا جانا ہوتا ہے لوگوں کو معلوم ہوا کہ اس نے نور پور کے ایک شخص کو اپنے مشن میں شامل کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے جس پر علاقہ کے لوگوں میں شدید غصّہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔“

چنانچہ ڈاکٹر اختر مجوکہ کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸/سی تعزیرات پاکستان پرچہ درج ہونے کے بعد انہیں گذشتہ رمضان المبارک میں ان کے گھر پر چھاپہ مار کر اس وقت گرفتار کیا گیا جب وہ سحری کے وقت روزہ رکھنے کی تیاری کر رہے تھے۔

☆ ــــ روزنامہ مساوات مورخہ ۲۲ر مارچ ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں شائع شدہ ایک خبر کے مطابق مولوی خواجہ خان محمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شاہ فہد کو سعودی عرب میں ڈِش انٹینا اور سٹلائٹ پر پابندی لگانے پر مبارکباد دیتے ہوئے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے۔

”حکومت سعودیہ نے ڈِش انٹینا اور سٹلائٹ کے پروگراموں کو اپنے ملک اور مسلمانوں کے لئے زہر قاتل تصور کرتے ہوئے اپنے ملک میں پرزہ جات کی تیاری تک ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے اس سے مغربی طاقتوں کا مسلمانوں میں فحاشی اور ارتداد پھیلانے کا منصوبہ ہوا میں تحلیل ہو گیا۔“

مولوی صاحب نے ”تمام اسلامی ملکوں اور خاص کر پاکستان کی حکومت سے اپیل کی کہ وہ بھی حکومت سعودیہ کی تقلید کرتے ہوئے کافروں کا اسلام دشمن منصوبے کو ناکام بنائیں خاص کر پاکستان میں قادیانی ڈِش انٹینا کو مرزا طاہر کی تقاریر کے لئے استعمال کر کے پاکستان میں ارتداد کی جو مہم جاری کئے ہوئے ہیں وہ ختم ہو کر رہ جائے گی۔“

مولوی صاحبان کو اس بات کا علم اب تو ہو جانا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ جو خدا تعالیٰ کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا ہے جو اب بڑھ کر تناور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے اور اس کی شاخیں تمام دنیا میں پھیل چکی ہیں۔ مختلف قومیں اس کی چھاؤں میں پناہ حاصل کرنے کے لئے جوق در جوق آ رہی ہیں ایسی صورت میں اگر دنیا کی تمام طاغوتی طاقتیں جماعت احمدیہ کے خلاف کھڑی ہو کر اپنی پوری طاقت بھی استعمال کریں تو ان کو سوائے ہزیمت کے اور کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

اگر اس مسئلے کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ملک پاکستان کے عوام کی اکثریت بھی جنہوں نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگراموں کو دیکھا ہے انہیں بغرض تحسین دیکھتی ہے اور اسے دین اسلام کی عظیم خدمت گردانتی ہے اور اس کے بالمقابل مولویوں کی ڈِش انٹینا کی مخالفت کو فضول اور فی سبیل اللہ فساد قرار دیتی ہے۔ چنانچہ لاہور کے ہفت روزہ مہارت نے اپنے ۱۳ر فروری ۹۴ء کے شمارہ میں ایک اداریہ تحریر کیا ہے جس میں انہوں نے مولویوں کے ڈِش انٹینا کے خلاف مطالبہ کو احمقانہ مطالبہ قرار دیتے ہوئے انہیں جماعت احمدیہ کی تقلید میں دعوت دین کے لئے جدید ذرائع ابلاغ کے استعمال کی ترغیب دی گئی ہے۔ ایڈیٹر صاحب رسالہ مہارت کا یہ مضمون خبر نامہ ۱۲ر اپریل ۹۴ء میں چھپ چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان مولویوں کو سمجھ اور بصیرت عطا فرمائے تاکہ وہ احمدیت کی مخالفت سے نہ صرف باز آ جائیں بلکہ اس میں آ کر اپنی عاقبت سنوار لیں۔

ہائکنگ بقیہ صفحہ ۴

دہاں بیرا سیول ڈیم دیکھنے کا پروگرام تھا یہ ڈیم بجلی سے ۲۳ کلومیٹر کی دوری پر ہے مگر اسی دن رانی آنند کماری ۸.۰ M.L. ضلع چمبہ بجلی مندر میں آ رہی تھیں جس کی وجہ سے ہیلی پڑ گیا۔ موقعہ سے فائدہ اٹھا کر ان سے لٹریچر دیا اور جماعت کا تعارف کرایا۔

۱۲ر اپریل کو آگے کیلئے روانہ ہوئے اور ۹ کلومیٹر کی مسافت طے کر کے بیرا سیول ڈیم پہنچے ڈیم دیکھنے کے بعد گاؤں منجیر سے تین کلومیٹر دور دریائے راوی پر گئے۔ اور شام چھ بجے ہم واپس قیام گاہ پر آ گئے۔

۱۳ر اپریل کو صبح منجیر سے چلے اور مسلسل ۵ گھنٹے چلتے رہنے کے بعد گاؤں بھلی پہنچے یہ مسافت ۲۰ کلومیٹر پر مشتمل ہے کچھ دیر آرام کے بعد گاؤں کے اردگرد اونچی پہاڑی چوٹیوں پر گئے ایک سے ایک بڑھ کر چوٹیاں سامنے آتی گئیں آخرے کلومیٹر تک چڑھائی کی اور واپس اپنی قیام گاہ میں آ گئے۔

ہر نئے دن کا سفر پہلے دن سے زیادہ محنت طلب اور دشوار ہوتا تھا مگر اس کے باوجود تمام لڑکوں نے یہ سارا سفر نہایت صبر اور خندہ پیشانی سے طے کیا اور نہایت جوش اور جذبے سے آگے بڑھتے رہے۔ کندھوں پر تمام ضروریات کا سامان ہوتا اور پھر اوپر سے دھوپ سفر کے دوران لڑکے کھانا خود بنا کر کھاتے کیونکہ یہ کھانا بازار سے اچھا اور سستا پڑتا تھا۔ تمام سفر میں باقاعدگی سے نمازیں اور جمعہ ادا کیا۔ ہماچل کے لوگوں نے ہم سے پورا تعاون کیا۔ اسی طرح ہم نے ہر جگہ جا کر پولیس میں اپنی رپورٹ درج کروائی۔ پولیس والوں نے ہم سے پورا پورا تعاون کیا اور ہم سے پوچھتے کہ کوئی تکلیف یا مشکل ہے تو بتاؤ۔

۱۵ر اپریل کو صبح ناشتہ اور دعا کے بعد یہ قافلہ قادیان کیلئے روانہ ہوا اور خدا کے فضل اور بزرگان کی دعاؤں کے طفیل تمام ٹھیک ۶ بجے بخیریت قادیان پہنچ گیا۔ الحمد للہ۔

(خاکسار۔ نصیر احمد عارف قادیانی)

اخبار ہی سماعی

مختلف جماعتوں سے متعدد جماعتی تقاریب و اجلاسات کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ تنگی صفحات کے باعث صرف ان کے اسماء بغرض دعا درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہتر جزاء عطا فرمائے۔ آمین
(ادارہ)

تقاریب یوم مصلح موعودؓ

بنتھ پیریم۔ ناصر آباد۔ ڈائمنڈ ہاربر۔ لجنہ اماء اللہ مونگھیر۔ لجنہ اماء اللہ کرنگ۔ چک ابیر پچھ۔ لجنہ اماء اللہ ظہیر آباد۔ لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ۔ کانپور۔ یادگیر۔

تقاریب یوم مسیح موعودؑ و صد سالہ جشن کسوف و خسوف

بنتھ پیریم۔ کالابن لوہارکہ۔ دھوان سا ہی۔ شیموگہ۔ بھدرواہ۔ جڑچرلہ۔ سیار کوٹ۔ پونچھ۔ گنگارام پور۔ کیرنگ۔ ناصر آباد۔ حیدر آباد۔ دوڈمان۔ جمشید پور۔ بھدرک۔ کوٹ ریہ۔ کلکتہ۔ آرہ۔ پٹنہ۔ بھاگلپور۔ بنگلور۔ ہسریا۔ لومہ کوٹ۔ امروہہ۔ کینڈراپاڑہ۔ ہاسو۔ کنکورہ۔ ایرا پورم۔ ساونت واڑی۔ عثمان آباد۔ گودو سا ہی۔ سورب۔ بھدرک۔ پینکال۔ تیماپور۔ شاہجہانپور۔ مکلیہ۔ چنتہ کنٹہ۔ آسنور۔ لجنہ اماء اللہ ظہیر آباد۔ کانپور۔ دہلی۔ کینڈراپاڑہ۔ تیماپور۔ کیرنگ۔ یادگیر۔ شاہجہانپور۔

جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ

عثمان آباد۔ ساونت واڑی۔ سیار کوٹ۔ کالابن لوہارکہ۔ یادگیر۔ شاہجہانپور۔ پینکال۔ کانپور۔ جمدا۔ چنتہ کنٹہ۔ لجنہ اماء اللہ کانپور۔

تبلیغی و تربیتی جلسے

دھوان سا ہی۔ کیرنگ۔ بمبئی۔ کینڈراپاڑہ۔ لجنہ اماء اللہ دہلی۔ مجلس خدام الاحمدیہ برازیل۔

جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت کا انعقاد

ہندوستان کی متعدد احمدی جماعتوں نے اپنے ہاں جلسہ ہائے یوم خلافت منعقد کر کے اپنی خوشکن مساعی کی تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت ادارہ بدر کو بھجوائی ہیں۔ جلسوں کا آغاز تلاوت قرآن مجید و نظم سے ہوا دوران اجلاس بھی خوش الحانی سے نظمیں پیش کی گئیں۔ اور خلافت کی ضرورت و اہمیت اور برکات سے متعلق مختلف عنوانات کے تحت تقاریر کی گئیں۔ ان رپورٹوں کا خلاصہ پیش ہے۔

حیدر آباد: ۲۹ ؍ مئی کو احمدیہ جوبلی ہال میں بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری قائمقام امیر جماعت جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم سید ابرار احمد صاحب قائد مجلس، مکرم عبد المنان صاحب سیکرٹری مال خدام الاحمدیہ اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج نے تقاریر کیں۔ اجلاس میں حاضری بہت اچھی رہی احباب جماعت نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ اس روز جوبلی ہال میں ہی گیارہ بجے لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام شاندار طریق پر یوم خلافت منایا گیا۔

ہسریا: بعد نماز مغرب ۲۷ ؍ مئی کو جماعت احمدیہ ہسریا نے مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا۔ جس کی صدارت مکرم حنیف انصاری صاحب صدر جماعت نے کی۔ مکرم آدم انصاری صاحب کے بعد صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ کثیر تعداد میں مرد و زن نے شرکت کی جلسہ کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

جمشید پور: ۲۹ ؍ مئی کو بعد نماز عصر احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم سید آفتاب عالم صاحب نے کی اور مکرم سید معین الحق صاحب، مکرم کنور عصمت علی صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ دوران جلسہ THE AVENUE MAIL کے پریس رپورٹر بھی تشریف لائے۔ اور ۳۰ تاریخ کی اشاعت میں فرنٹ پیج پر جلسہ کی خبر شائع کی۔

ساونت واڑی: جماعت احمدیہ ساونت واڑی نے ۲۷ ؍ مئی کو بعد نماز عصر جلسہ یوم خلافت منعقد کیا جلسہ کی صدارت مکرم یوسف خان صاحب نے کی اور عزیز قیوم احمد، مکرم عبد القادر صاحب۔ اور مکرم عبد الشکور صاحب نے تقاریر کیں۔ خواتین نے بھی پردہ کی رعایت سے جلسہ میں شرکت کی۔

ہلدی باڑی: ۲۸ ؍ مئی کو بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد میں جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم مولوی رحمت اللہ صاحب معلم وقف جدید۔ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ انچارج اڑیسہ نے تقاریر کیں۔

دہلی: ۱۲ ؍ جون کو جماعت احمدیہ دہلی نے جلسہ منعقد کیا جلسہ کی صدارت مکرم مولوی باسط رسول صاحب نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مقبول احمد صاحب، مکرم سید شکیل احمد صاحب، مکرم نصر اللہ خان صاحب، مکرم خیفی احمد صاحب اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔

انڈمان نکوبار: ۱۲ ؍ جون کو جماعت احمدیہ پورٹ بلیئر نے احمدیہ مسجد میں جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم سلطان احمد صاحب صدر جماعت نے کی۔ کثیر تعداد میں مرد و خواتین حاضر ہوئے۔ جلسہ میں مکرم اسماعیل صاحب سردار، مکرم ڈی پی محمد طاہر صاحب اور مکرم محمد نجیب خان صاحب مبلغ سلسلہ اور مستورات کی طرف سے مکرمہ رخسانہ بیگم صاحبہ، افسانہ بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔

مدراس: جماعت احمدیہ مدراس نے جلسہ یوم خلافت ۲۷ ؍ ۵ ؍ ۹۴ کو منعقد کیا۔ جس کی صدارت مکرم امیر صاحب نے کی صدارتی خطاب کے بعد مکرم ایس بشارت احمد صاحب، مکرم ایم منصور احمد صاحب۔ مکرم شیراز احمد صاحب، مکرم کریم اللہ صاحب نوجوان۔ مہمان خصوصی مکرم شکیل احمد صاحب منیر۔ مکرم مزمل احمد صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم مولوی محمد علی صاحب تقاریر کیں۔ جلسہ میں ۶۰ افراد نے شرکت کی۔

بمبئی: ۵ ؍ جون ۹۴ء کو بعد نماز عصر محترم غلام محمود صاحب راٹھوری صدر جماعت احمدیہ بمبئی کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ اجلاس سے مکرم مولوی محمد عمر احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی ناظر امور عامہ اور محترم صدر اجلاس نے خطاب کیا۔

جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرین کی چائے اور بسکٹ سے تواضع کی گئی۔

اسی روز بعد نماز ظہر لجنہ اماء اللہ نے الحق بلڈنگ میں اپنا جلسہ کیا۔

کلکتہ: ۲۹ ؍ مئی کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے کی۔ ازاں بعد مکرم منظور عالم صاحب۔ مکرم محمد فیروز الدین صاحب انور اور مکرم منیر احمد صاحب بانی۔ مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ کلکتہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس اور صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔ اجلاس رات ۹ بجے ختم ہوا۔

کیرنگ: جماعت احمدیہ کیرنگ نے زیر صدارت محترم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا۔ جلسہ میں مکرم یسین خان صاحب، مکرم سید جلال الدین صاحب، مکرم ماسٹر سیف الرحمٰن خان صاحب اور مکرم سید کلیم الدین احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ آخر پر تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

ساگر: ۱۲ ؍ جون کو مکرم عبد الحمید شریف صاحب سیکرٹری مال کے مکان پر جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم ایس اے بشیر احمد صاحب صدر جماعت نے کی۔ جلسہ میں مکرم حاجی جلال الدین صاحب، اور صدر جماعت۔ ندیم احمد۔ کلیم احمد۔ اعجاز احمد۔ امتیاز احمد نے تقاریر کیں اور مضمون پڑھے۔

برلیشہ: جماعت احمدیہ برلیشہ نے مکرم شہامت علی صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ میں مکرم وحید الرحمٰن صاحب، مکرم شجاع الدین صاحب، مکرم غلام علی صاحب، مکرم خالد احمد صاحب نے تقاریر کیں۔

کالیکٹ: جماعت احمدیہ کالیکٹ کے زیر اہتمام ۵ ؍ جون کو بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد میں مکرم اے پی کنجا محمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ صدارتی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب، مکرم پی۔ ایم عبد اللہ صاحب صوبائی سیکرٹری تبلیغ، مکرم مولوی ناصر احمد صاحب

مکرم مولوی محمود احمد صاحب، مکرم عبد الرحیم صاحب، مکرم کے وی مصطفیٰ صاحب مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب، اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ نے تقاریر کیں۔

اس موقعہ پر ۲۲ دن تک صوبہ کیرلہ کی ایک سرحد سے دوسری سرحد تک ایک وفد نے تبلیغی VAN کے ذریعہ تبلیغی دورہ کیا۔ اور ایک سو دس مقامات میں تبلیغی تقاریر کیں۔ اور لٹریچر تقسیم کیا۔ وفد میں مکرم عبد اللہ صاحب صوبائی سیکرٹری تبلیغ، مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مکرم مولوی محمود احمد صاحب، مکرم مولوی کے ناصر صاحب شامل تھے۔

پینگال:۔ ۲۷؍ مئی کو ساڑھے سات بجے مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا۔ جس کی صدارت مکرم جمعہ خان صاحب صدر جماعت نے کی۔ ازاں بعد مکرم شمس الدین خان صاحب معلم وقفِ جدید، مکرم عبد الرحمٰن صاحب زعیم مجلس انصار اللہ اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ آخر پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ ساری کاروائی کو لاؤڈ سپیکر کی مدد سے لوگوں نے دور دور تک سُنا۔

کینڈرا پاڑہ:۔ جماعت احمدیہ کینڈرا پاڑہ کے تحت ۲۹؍ مئی کو جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جلسہ کی صدارت مکرم ڈاکٹر شیخ شمس الحق صاحب پروفیسر کینڈرا پاڑہ کالج نے کی اور مکرم شیخ مرشد احمد صاحب۔ عزیز شیخ ظفر احمد صاحب، شیخ اظہر احمد صاحب۔ اور مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقفِ جدید نے تقاریر کیں۔

پینتھ پیریکم:۔ ۲۷؍ مئی کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم مولوی وسیم احمد صاحب صادق انسپکٹر بیت المال نے کی۔ جلسہ میں مکرم سی ایچ عبد الشکور صاحب، مکرم پی عبد الکریم صاحب صدر جماعت۔ مکرم پی۔ پی حمزہ صاحب اور مکرم سی ایچ عبد الرحمٰن صاحب معلّم وقف جدید نے تقاریر کیں۔

کنرولائی:۔ ۲۸؍ مئی کو بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم کے احمد رشید صاحب سیکرٹری مال جلسہ منعقد ہوا۔ سب سے پہلے صدر اجلاس نے جلسہ کی اغراض بیان کیں۔ ازاں بعد مکرم سی ایچ عبد الشکور صاحب سیکرٹری تربیت خدام الاحمدیہ۔ مکرم سی ایچ عبد الرحمٰن صاحب معلم وقفِ جدید نے خطاب کیا۔

پینگاڈی:۔ جماعت احمدیہ پینگاڈی کے زیر اہتمام ۳۰؍ مئی کو مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں صدر اجلاس کے علاوہ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم مولوی عبد القادر صاحب، مکرم پروفیسر محمد صاحب نے تقاریر کیں۔

الیپی:۔ ۲۷؍ مئی کو بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم پی ایم اے رزاق صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ جلسہ منعقد ہوا۔ صدارتی خطاب کے بعد خلافت سے متعلق مختلف عنوانات کے تحت تقاریر اور نظمیں پیش کی گئیں۔

گلبرگہ:۔ ۲۹؍ مئی کو دن کے گیارہ بجے زیر صدارت مکرم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری امیر جماعت احمدیہ یادگیر جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ اجلاس میں مکرم منصور احمد صاحب فضل صدر جماعت احمدیہ گلبرگہ اور مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ اجلاس میں عزیز طارق احمد مستقیم ابن مکرم وسیم احمد صاحب آف گلبرگہ نے بھی تقریر کی۔ جلسہ میں شرکت کے لئے جماعت احمدیہ یادگیر سے چھ افراد پر مشتمل ایک وفد حاضر ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔

یادگیر:۔ جماعت احمدیہ یادگیر کے زیر اہتمام ۲۷؍ مئی کو بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے کی اور صدر محترم کے علاوہ مکرم اسامہ احمدی صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ جلسہ کا انتظام قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر نے کیا آخر پر چائے سے سب حاضرین کی ضیافت کی گئی۔

چنتہ کنٹہ:۔ ۲۷؍ مئی کو بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد میں جلسہ منعقد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں انصار، خدام و اطفال حاضر ہوئے سپیکر کے ذریعہ غیر احمدی احباب نے اپنے گھروں میں بیٹھ کر کاروائی سماعت کی۔

جلسہ کی صدارت مکرم سید نصیر الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد نے کی جلسہ میں مکرم عبد المنان صاحب، مکرم انور احمد صاحب، مکرم اقبال احمد صاحب نے بدر سے مضامین پڑھے۔ جب کہ مکرم شوکت انصاری صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔

بھدرواہ:۔ مسجد احمدیہ بھدرواہ میں ۲۹؍ مئی کو بعد نماز ظہر مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں عزیز محمد لطیف صاحب۔ عزیز گوہر حفیظ خان صاحب مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب منہاس نائب ناظر دعوت و تبلیغ مکرم مولوی رفیق احمد صاحب طارق مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔

چارکوٹ:۔ ۲۷؍ مئی کو جلسہ یوم خلافت محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مکرم عبد المنان صاحب، مکرم لقمان احمد صاحب شبنم، اور مکرم سیکرٹری صاحب مال نے تقاریر کیں۔

دھوال سانپی:۔ زیر صدارت مکرم نصیر الدین احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ۲۷؍ مئی کو شام سات بجے جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم سید انوار الدین صاحب، مکرم سید منور الدین احمد صاحب۔ مکرم سید علاؤ الدین صاحب، مکرم سید علام الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ اور مکرم سیف الرحمٰن صاحب نے تقاریر کیں۔ جلسہ رات ۱۰ بجے ختم ہوا۔

عثمان آباد:۔ ۲۷؍ مئی کو بعد نماز مغرب مسجد بیت الغالب عثمان آباد میں جلسہ منعقد ہوا۔ اطفال نے تلاوت و نظم پیش کی۔ ازاں بعد والدہ محترمہ عبد العظیم صاحب نے بدر سے مضمون پڑھ کر سنایا۔ جبکہ عزیز طاہر احمد، وسیم احمد اور عبد العلیم نے یاد کر کے زبانی تقریر کی اسی طرح ناصر احمد صاحب، رفعت سلطانہ۔ امۃ العزیز نے مضامین پڑھے اور عزیزہ شائستہ نسرین، صبیحہ سلطانہ بنگلور نے نظمیں پڑھیں۔ صدارتی خطاب کے بعد لجنہ کا الگ جلسہ منعقد ہوا۔

شاہجہانپور:۔ ۲۷؍ مئی کو بعد نماز تہجد مشن ہاؤس میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم حفیظ احمد صاحب قریشی صدر جماعت نے کی۔ جلسہ میں مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی سیکرٹری مال اور مکرم شیخ علاؤ الدین صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔

بنگلور:۔ ۲۹؍ مئی کو جلسہ یوم خلافت جماعت احمدیہ بنگلور کے زیر اہتمام زیر صدارت مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ شروع ہوا۔ جلسہ میں مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب، مکرم مجیب اللہ خان صاحب اور صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔

کلکتہ:۔ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کلکتہ نے ۲۸؍ مئی کو بعد نماز عصر جلسہ منعقد کیا۔ مستورات اور بچیوں نے بہت شوق سے حصہ لیا۔ جلسہ میں مکرمہ امینہ فرحت صاحبہ۔ مکرمہ عصمت زبیر صاحبہ، خالدہ شمس صاحبہ، نسیمہ عرشی، امۃ القدوس، مبارکہ احمد، اور بشریٰ شمس اور مکرمہ شکیلہ اختر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے خطاب کیا۔

خانپور ملکی (بہار):۔ ۲۸؍ مئی کو لجنہ اماء اللہ نے جلسہ منعقد کیا۔ جس کی صدارت مکرمہ عشرت آراء صاحبہ نائب صدر لجنہ نے کی۔ جلسہ سے مکرمہ کوثر ناہید شیریں صاحبہ، شبنم شگفتہ صاحبہ۔ طاہرہ شکیل صاحبہ۔ طلعت جبین صاحبہ۔ صوفیہ پروین صاحبہ، طاہرہ پروین، صائقہ پروین اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔

اجلاس اڑھائی گھنٹے تک جاری رہا۔ ۳۲ ممبرات لجنہ اور ۹ ناصرات نے جلسہ میں شرکت کی۔

بدر کی اعانت کا قومی فریضہ ہے! مینیجر بدر

رپورٹ ہائکنگ طلباءٔ درجہ ثالثہ مدرسہ احمدیہ قادیان

امسال ۳۱ر مارچ ۹۱ء کو سابقہ روایات کے مطابق درجہ ثالثہ کے طلباءٔ کو ہماچل پردیش ہائکنگ کے لئے بھجوایا گیا۔ پانچ طلباءٔ اور خاکسار پر مشتمل یہ قافلہ تھا۔ محترم ہیڈ ماسٹر صاحب نے دیگر اساتذہ اور طلباءٔ کی موجودگی میں اجتماعی دُعا اور قیمتی نصائح کے ساتھ روانہ کیا۔

براستہ پٹھان کوٹ شہر دھرم شالہ پہنچے۔ جو ایک بہت ہی خوبصورت شہر ہے اور پہاڑ کی بلندی پر واقع ہے یہ شہر سطح سمندر سے (۱۵۰۰) فٹ کی بلندی پر ہے۔ ہم نے رات کا قیام دھرم شالہ میں کیا۔

۵ — مورخہ یکم اپریل کو ہم پیدل میکلوڈ گنج کے لئے روانہ ہوئے یہ دھرم شالہ سے ۱۰ کلومیٹر کی دور ایک پہاڑ کی چوٹی پر پُر فضا مقام ہے اس کا راستہ سیدھی چڑھائی پر مشتمل ہے یہ جگہ بدھ ازم کے ماننے والوں کا مرکز ہے ہر طرف تبت کے لوگ ہی نظر آتے ہیں ان کے موجودہ ہیڈ DALAI LAMA وہیں قیام پذیر ہیں میکلوڈ گنج میں کچھ دیر قیام کے بعد دو کلومیٹر کی دوری پر واقع بھاگسوناگ کے لئے روانہ ہوئے یہ جگہ بھی خوبصورت اور پُر فضا ہے یہاں ہندوؤں کا ایک تاریخی مندر ہے ایک پہاڑی پر ہم نے ٹینٹ لگایا ضروریات سے فارغ ہوکر ترپونڈ کے لئے روانہ ہوئے ہم نے شارٹ کٹ راستہ اختیار کیا جس کے نتیجہ میں ہمیں کافی محنت اور دقت اُٹھانی پڑی کھڑی چڑھائی تھی آدھے راستہ میں ہی لڑکے تھک گئے۔ مگر ہمت نہیں ہاری اور مسلسل چڑھتے رہے۔ اس سال پہاڑوں پر عام برف نہیں پڑی تھی۔ مگر اونچی اونچی چوٹیوں پر برف نظر آرہی تھی جوں جوں ہم آگے بڑھ رہے تھے قدرت کے حسین نظارے نظر آرہے تھے نہایت ٹھنڈی اور برفیلی ہوائیں چل رہی تھیں اس کے باوجود لڑکوں کی پیشانیوں پر پسینے کے قطرے نظر آرہے تھے آخر سات بجے ہم ترپونڈ چوٹی پر پہنچے اس چوٹی پر محکمہ جنگلات والوں نے گیسٹ ہاؤس بنایا ہے۔ چاروں طرف چوٹیوں پر برف ہی برف تھی اس چوٹی پر ٹینٹ قطعاً کام نہیں دے سکتے۔

ہم نے چوکیدار سے کمرہ کے لئے کہا تو اُس نے بتایا کہ تمام کمرے پُر ہیں۔ کمرے کی ریزرویشن دھرم شالہ میں محکمہ جنگلات کے دفتر سے ہوتی ہے ہم نہ آگے کے تھے اور نہ پیچھے کے آخر ہمارے اصرار پر اس نے ایک جگہ ہمیں دی اور ہم نے راحت کی سانس لی کیونکہ ٹھنڈ بہت تھی رات زبردست طوفانی بارش اور رعب اولوں کی بوچھاڑ ہوئی۔ یہ چوٹی بھاگسوناگ سے ۱۲ کلومیٹر دوری پر ہے اور سطح سمندر سے ۹۳۲۵ فٹ اونچی۔

۲ر اپریل کو صبح ہم واپس روانہ ہوئے ۵ بجے میکلوڈ گنج پہنچے یہاں ہمیں قیام کے لئے کوئی جگہ نہ ملی تو ہم پیدل ۳ کلومیٹر چل کر بھاگسوناگ کے قریب ایک پہاڑی پر پہنچے اور وہاں ٹینٹ لگائے۔ لڑکے جنگل سے لکڑیاں چن کر لائے رات کا کھانا بنایا اور کافی دیر تک آگ سیکتے رہے

۳ر اپریل کو صبح ہم ڈل جھیل کے لئے روانہ ہوئے یہ جھیل قیام گاہ سے ۹ کلومیٹر کی دوری پر ہے اور راستہ چڑھائی اور اُترائی پر مشتمل ہے رات پھر سابقہ پہاڑی پر ہی قیام کیا۔

۴ر اپریل رات ۳ بجے اچانک شدید بارش شروع ہوگئی ٹینٹ کے اندر پانی ٹپکنے لگا اور نیچے سے بھی پانی اندر آنے لگا جلدی جلدی سامان باندھا اور ٹینٹ کھولے اور اُسی وقت چل کر بھاگسوناگ پہنچے اور وہاں ایک جگہ پناہ لی ذرا بارش رُکی اور روشنی ہوئی تو ہم پیدل میکلوڈ گنج پہنچے۔

۵ر اپریل کو سارا دن شدید بارش ہوتی رہی لڑکے بے چین تھے کہ کب بارش رُکے اور ہم باہر نکلیں ۱ بجے بارش رُکی تو ہم کانگڑہ آرٹ میوزیم دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے اس میوزیم میں بہت پُرانی پُرانی چیزیں رکھی ہیں ۱۹۰۵ء کے زلزلہ میں تباہ ہونے والی چیزوں کے ٹکڑے جو بعد میں کھدائی پر ملے دیکھے۔ نہایت خوبصورت اور بڑا میوزیم ہے اس کو دیکھنے کی کوئی ٹکٹ بھی گورنمنٹ کی طرف سے نہیں رکھی گئی میوزیم دیکھنے کے بعد ہم دھرم شالہ سے ۱۳ کلومیٹر دور ایک جگہ بنام تپوون گئے یہاں سوامی CHINMIANANDA کی سمادھی ہے یہ سوامی کیرالہ کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے یہاں اپنا مشن کھولا اور بہت بڑا مندر اور سرائے بنوائی۔ بہت خوبصورت اور کھلی جگہ ہے چاروں طرف ہرے بھرے پہاڑ ہیں شام سات بجے واپس دھرم شالہ پہنچے اور رات یہیں قیام کیا۔

۶ر اپریل کو صبح ہم نے اپنے اس دلچسپ سفر کا آغاز باوجود ہلکی ہلکی بارش کے کیا ہم مشہور چامنڈا دیوی کے مندر دیکھنے گئے۔ یہاں بکثرت ہندو عقیدت مند اور سیاح آتے ہیں نہایت خوبصورت اور بڑا مندر ہے اور پہاڑ کے دامن میں واقع ہے۔ مندر کے درمیان سے ندی بہتی ہے لوگ نہا کر لطف اندوز ہوتے ہیں چامنڈا سے ۱۱ بجے بذریعہ بس کانگڑہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اور ایک بجے کانگڑہ پہنچے یہ شہر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہے ۱۹۰۵ء کے زلزلہ میں سارا کانگڑہ تہہ و بالا ہوگیا تھا۔ اب جو ہم کانگڑہ دیکھ رہے تھے یہ سارے کا سارا ۱۹۰۵ء کے بعد کا تھا تقریباً ۱۰ کلومیٹر کی مسافت طے کرکے بعض مشہور جگہیں دیکھیں رات ۸-۳۰ بجے بذریعہ بس چمبہ کے لئے روانہ ہوئے۔

۷ر اپریل کو صبح ۳ بجے چمبہ پہنچے تقریباً ۶ کلومیٹر پیدل شہر گھوما یہاں ہمیں کوئی رہائش کے لئے جگہ نہ ملی جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہوئی۔ بالآخر ہم گاؤں بھلئی پہنچے یہ گاؤں ایک پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے یہاں ہندوؤں کا ایک تاریخی مندر ہے۔ بس نیچے سڑک پر اُتارتی ہے ۳ کلومیٹر کی چڑھائی چڑھ کر گاؤں جانا پڑتا ہے ہم ۵ بجے گاؤں پہنچے اور وہاں ایک ہندو عورت کے مکان پر قیام کیا۔

۸ر اپریل کو صبح ناشتہ کے بعد ہم گاؤں سے آٹھ کلومیٹر دوری پر چمیرا ڈیم دیکھنے گئے جو ابھی زیر تکمیل ہے اور آخری مراحل پر ہے ڈیم دیکھنے کے بعد ہم چھ کلومیٹر کا خطرناک سیدھی چڑھائی چڑھ کر گاؤں گولی پہنچے اس چڑھائی نے لڑکوں کو چور چور کر دیا اور لڑکے تھکان سے نڈھال ہوگئے اس جگہ تھوڑی دیر قیام کے بعد پھر پیدل آگے کے لئے روانہ ہوئے ہم نے بنی کھیت جانا تھا جو ابھی ۲۲ کلومیٹر دور تھا ۷ کلومیٹر چلے۔ شدید دھوپ اور وقت کی کمی کی وجہ سے ہمیں بس لینی پڑی اور ۱ بجے بنی کھیت پہنچے یہاں سے ڈلہوزی ۷ کلومیٹر کی دوری پر ہے اور سیدھی چڑھائی ہے۔ پیدل اوپر ڈلہوزی کے لئے روانہ ہوئے ۵ بجے ڈلہوزی پہنچے یہ شہر پہاڑ پر واقع نہایت ہی خوبصورت مقام ہے اور سطح سمندر سے ۲۰۰۰ میٹر بلندی پر ہے رات ہم نے ایک گوردوارہ میں قیام کیا۔

۹ر اپریل کو صبح جائے مقام سے ۳ کلومیٹر دور پنج پلا جگہ دیکھنے گئے اور اس کے بعد کھجیار کے لئے روانہ ہوئے یہ ڈلہوزی سے ۲۲ کلومیٹر کی دوری پر ہے۔ نہایت ہی خوبصورت مقام ہے یہاں کچھ دیر قیام کیا اور رات واپس ڈلہوزی چھاؤنی پہنچے اور ایک مسجد میں قیام کیا یہاں مسجد سے ملحق مسلمانوں کا ایک مکان ہے مسجد کی چابی انہیں کے پاس ہوتی ہے۔ انہوں نے ہمارا بہت خیال رکھا اور بستر بھی دیئے۔

مورخہ ۱۰ر اپریل کو پیدل ڈلہوزی سے ۷ کلومیٹر دور بنی کھیت آئے اور بذریعہ بس چمیرا پہنچے یہاں سے ۱۰ کلومیٹر کی مسافت طے کرکے گاؤں بھلئی پہنچے کچھ آرام کے بعد بھلئی میں رہائش پذیر مسلمانوں کے گھر گئے جو دور دور پہاڑوں کی چوٹیوں پر رہائش رکھتے ہیں اس گاؤں میں ۲۵ کے قریب مسلمانوں کے گھر ہیں مسجد بھی ہے۔ مگر اُن کا کوئی پُرسانِ حال نہیں۔ دین کا انہیں کچھ بھی علم نہیں ہم نے ان سے بات چیت کی انہیں سمجھایا انہوں نے بتایا کہ اُردو اور قرآن پڑھانے والا کوئی نہیں جس کی وجہ سے ہمارے بچے صرف نام کے ہی مسلمان ہیں اگر اس گاؤں میں کوئی تربیت کا انتظام ہو جائے تو یہ لوگ احمدیت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ مسلمانوں کے گھر اور مسجد وغیرہ جانے میں ہم نے ۷ کلومیٹر مسافت طے کی اور شام کو واپس گاؤں بھلئی آگئے۔ اور رات وہیں قیام کیا۔

۱۱ر اپریل کو صبح سیر لگانی جانے اور

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۱ پر)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ اوّل

کو آپس میں محبت میں باندھنے میں غیر معمولی کردار ادا کرتے ہیں۔

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے جلسہ کی جو اغراض بیان فرمائی تھیں ان میں یہ ایک اہم غرض تھی کہ ان جلسوں کے ذریعہ مختلف جگہوں کے احمدی آپس میں ایک دوسرے سے ملیں گے رشتہ محبت قائم ہوگا۔ ایک دوسرے کو سمجھیں گے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھائیں گے اس طرح ایک عالمی برادری وجود میں آنے لگے گی۔ فرمایا پس ضروری ہے کہ ہر ملک میں اسی طرح کے جلسے انہیں فوائد کو لئے ہوئے جماعت کے سامنے بار بار آتے رہیں۔ فرمایا۔ جو مضمون میں نے اس سے پہلے شروع کر رکھا ہے یہ بھی دراصل اسی مضمون ہی کا حصہ ہے جو میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں یعنی تمام دنیا میں ایک مضبوط احمدی بھائی چارہ اس معیار کا قائم کیا جائے جو قرآن ہم میں دیکھنا چاہتا ہے جسکی مثال آنحضرتؐ کے ذریعہ ۱۴ سو سال پہلے بڑی شان کے ساتھ مکہ اور مدینہ میں قائم ہوئی۔ اور پھر آگے صحابہ نے اس کو مختلف ملکوں میں پھیلایا۔ حضور نے فرمایا اب آخرین کے سپرد یہ ذمہ داری ہے ۔۔۱۴ سال کے فاصلے حائل ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انتظام فرما دیا ہے۔ کہ آخرین اولین ہی کی طرح انہیں سے اچھی ادائیں سیکھتے ہوئے تمام دنیا کو پھر حضرت محمد مصطفیٰؐ کے ہاتھ پر جمع کریں گے اور جلسہ سالانہ کی روایات اس میں بہت ہی ممد ہیں فرمایا اب عنقریب یو۔ کے میں بھی جلسہ ہونے والا ہے اور یہ جلسہ عام جلسوں کے مقابلہ میں زیادہ مرکزی حیثیت رکھتا ہے اس جلسہ میں عالمی نمائندگی اسی انداز سے ہوتی ہے جس انداز سے قادیان یا ربوہ کے جلسوں میں ہوا کرتی تھی۔ فرمایا یو کے کی جماعت کے لئے یہ بات بہت مبارک ہے جتنی مبارک ہے اسی قدر ذمہ داریاں بڑھاتی ہے۔ فرمایا میں خصوصیت سے عالمی بھائی چارے کے حوالے سے سمجھانا چاہتا ہوں۔ اگرچہ اکثر باہر سے آنے والے ہمیشہ یو۔ کے کی جماعت کی خدمات اور اعلیٰ اخلاق سے متاثر ہو کر جاتے ہیں مگر امسال اس سے بہتر انداز میں ان کی خدمت کریں ان کو اپنے حسن خلق سے گرویدہ بنائیں فرمایا اکثریت اپنے طور پر آنے والوں کی ہوتی ہے کچھ باقاعدہ جماعت کی نمائندگی میں آتے ہیں جو جماعتی نمائندے کی حیثیت سے آنے والے ہیں ان کو میری نصیحت ہے کہ وہ اپنے ملک کے نمائندوں کو اعلیٰ اخلاق نمونہ دکھانے کی تلقین کریں اور ملکی نمائندہ جو بھی امیر کی طرف سے مقرر ہو ان ملکوں کے باشندے یہاں بھی انکی اطاعت میں رہیں عمومیت کے اعتبار سے مقامی ملک کے امیر کی اطاعت بھی ان کا اولین فرض بن جاتا ہے۔ فرمایا چھوٹے ملکوں کے نمائندے خصوصیت سے یہ بات ذہن نشین کر کے آئیں کہ جو کچھ ہم نے یہاں سیکھنا ہے اسے واپس جا کر اپنے ملکوں میں رائج کرنا ہے تاکہ مرکزی جلسوں کے نمونے زیادہ سے زیادہ تعداد میں کل عالم میں پھیلیں اور قائم ہو جائیں۔

فرمایا جماعت بحیثیت جماعت احمدیہ اسلامی کردار کی حامل ہے یہی کردار درحقیقت آپ کا تشخص بن رہا ہے۔ اور بنتا چلا جائے گا اسی کردار کے تشخص کو نمایاں کرنے کے نتیجہ میں ایک عالمی برادری وجود میں آئیگی اس کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے۔ فرمایا اس کردار کی تعمیر میں اور اس کے تشخص کو نمایاں کرنے میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے جلسہ سالانہ بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں، فرمایا جلسے بھی اللہ کے فضل سے خلافت کے قیام اور اس کے استحکام اور اس کے فوائد کو عام طور پر جاری کرنے میں بہت ممد ثابت ہوتے ہیں۔ فرمایا اخلاقی لحاظ سے ہر شخص جو شامل ہونے والا ہے اور میری آواز سن رہا ہے وہ اپنا اور اپنے بچوں کا جائزہ لے کہ اگر پہلے کچھ کمی تھی تو امسال وہ کمزوریاں نہ ہوں۔ ایک اہم بات جس کے بارہ میں پہلے بھی توجہ دلاتا رہا ہوں اور اب زیادہ شدت سے یاد دلانے کی ضرورت ہے۔ وہ جلسہ کے دوران نماز باجماعت کا قیام ہے آنے والے مہمان اور یہاں خدمت کرنے والے سبھی یکساں اس میں مخاطب ہیں۔ فرمایا بعض دفعہ خدمت کرنے والے سمجھتے ہیں کہ خدمت تو ہم کر ہی رہے ہیں نمازیں بھی ہو جائیں گی گویا نمازیں ثانوی حیثیت اختیار کر جاتی ہیں اور خدمتیں اولیت اختیار کر جاتی ہیں اس رجحان کو شدت سے توڑنے کی ضرورت ہے۔ نمازیں اول ہی رہتی ہیں۔

فرمایا باجماعت نماز ایک گہرا فلسفہ رکھتی ہے۔ اور یہ وہ طریق عبادت ہے جس کے نتیجہ میں حقیقت میں عبادت خدا کے حضور قائم ہوتی ہے۔

عزت مآب جناب سریندر ناتھ

گورنر پنجاب و ہماچل کی المناک وفات پر دلی اظہار تعزیت

قارئین بدر کو انتہائی دُکھ اور افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ ۹ر جولائی کو صوبہ جات پنجاب و ہماچل کے مشترکہ گورنر جناب سریندر ناتھ سرکاری سفر پر چندیگڑھ سے کلو جاتے وقت اپنی بیوی، خاندان کے آٹھ ممبران اور دیگر تین افراد سمیت ہماچل پردیش کے ضلع منڈی میں کامرناگ پہاڑی علاقہ میں ایک ہوائی حادثہ میں ہلاک ہو گئے۔ جہاز نیچے اترتے ہوئے شدید دھند کی وجہ سے ایک پہاڑی سے ٹکرا گیا۔

اس اندوہناک حادثہ سے پنجاب و ہماچل پردیشوں اور مرکزی علاقہ چندی گڑھ میں دکھ کی لہر دوڑ گئی۔

ہر دو سرکاروں نے ان کی موت پر سات دن کا سرکاری ماتم کرنے کا اعلان کیا اس دوران سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم سرنگوں رہیں گے۔ اور ۱۱ر جولائی کو صوبوں کے تمام سرکاری و نیم سرکاری دفاتر اور تعلیمی ادارے بند رہے۔

اگلے روز ۱۰ر جولائی کو بوقت شام چندی گڑھ میں آپ کی آخری رسومات پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ ادا کی گئیں اس موقعہ پر سرکردہ شخصیتوں کے علاوہ ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔

جناب سریندر ناتھ ایک قابل ایڈمنسٹریٹر سلجھے ہوئے منتظم اور دانشور تھے۔ آپ نے مختلف حیثیت سے دیش کی خدمت کی۔

ادارہ بدر جماعت احمدیہ کی طرف سے ان سب کی اچانک المناک وفات پر گہرے دکھ اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے آپ کے واحد زندہ بچنے والے بیٹے رنجیت ملہوترہ جی اور دیگر رشتہ داروں کے دکھ میں برابر کا شریک ہے اور ان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا گو ہے۔

ہم جناب صدر جمہوریہ ہند، جناب وزیراعظم ہند، جناب چیف منسٹر صاحبان و معزز ساکنین پنجاب و ہماچل سے بھی دلی تعزیت کرتے ہیں۔

(قائمقام ایڈیٹر)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کو ۲۲ر جون کو رات سوتے ہوئے تقریباً چار بجے دل کے جھٹکے لگنے لگے اور گھبراہٹ ہوئی لیٹا نہیں جاتا تھا بیٹھ کے کچھ وقت گذارا نصف گھنٹے کے بعد طبیعت کسی قدر سنبھلی پھر ۱½ دو گھنٹے بعد اس نوع کی تکلیف ہوئی صبح احمدیہ شفاخانہ سے E.C.G کرایا جو نارمل نہ تھا مقامی طور پر علاج شروع کیا گیا۔ ۲۶ر تاریخ کو پھر E.C.G کیا گیا جو پہلے جیسا تھا ۲۹ر تاریخ کو امرتسر دل کے امراض کے ڈاکٹر کو دکھانے کے لئے گئے۔ انہوں نے بھی E.C.G لیا اس کے بعد مشورہ دیا کہ ان کا دل کا الگ ٹیسٹ لینا ہے۔ جسے ہالٹر مونیٹرنگ ٹیسٹ کہتے ہیں جس میں ایک آلہ ۲۴ گھنٹے کے لئے دل کی حرکت ریکارڈ کرنے کے لئے جسم کے ساتھ لگا دیا جاتا ہے چنانچہ ایک پرائیویٹ نرسنگ ہوم میں داخل کر کے یہ ٹیسٹ کروایا گیا جس سے یہ تشخیص سامنے آئی کہ رائٹ بنڈل برانچ بلوکج R.B.B کی تکلیف ہے۔ چنانچہ یکم تاریخ کو ڈسچارج ہو کر واپس آ گئے مجوزہ علاج شروع ہے۔ خدا کے فضل سے افاقہ معلوم ہو رہا ہے۔ اسی نوع کی تکلیف قریباً ۱۰،۱۱ سال قبل سری نگر میں بھی ہوئی تھی اور ہسپتال میں دو ہفتہ کے لئے داخل کرنا پڑا تھا۔

احباب کرام سے موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان)

بقیہ اداریہ صـ۲

آپ کا عملی نمونہ اپنی ازواج سے اس قدر محبت بھرا تھا کہ جس کی مثال پیش کرنا ممکن نہیں۔ آپ اپنی ازواج کی دلجوئی فرماتے امور خانہ داری میں ان کا ہاتھ بٹاتے ان کے جذبات کا احترام کرتے ان کے عزیز و اقرباء اور ملنے جلنے والوں کا خیال رکھتے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی تحفہ آتا تو آپ فرماتے کہ فلاں خاتون کو پہنچا دو کیونکہ وہ میری مرحومہ بیوی خدیجہ کی سہیلی تھی۔ حضور حضرت خدیجہ کی وفات کے بعد اکثر ان کا محبت سے ذکر فرماتے اور ان کی نیک صفات کا تذکرہ کرتے۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بھی گڑیاں کھیلا کرتی میری کچھ سہیلیاں بھی میرے ساتھ کھیلتیں جب حضور اندرون خانہ تشریف لاتے تو وہ ادھر ادھر چھپ جاتیں آپ میری دلداری کی خاطر انہیں میرے پاس پھر بھجوا دیتے اور وہ میرے ساتھ پھر کھیلنا شروع کر دیتیں۔ حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ مجھے وہ نظارہ یاد ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے کے دروازہ کے سامنے کھڑے تھے اور مسجد نبوی میں حبشی لوگ فوجی کرتب دکھا رہے تھے آپ نے میرے لئے اپنی چادر سے پردہ کر رکھا تھا اور میں اس پردہ کی اوٹ میں ان حبشیوں کے کرتب دیکھ رہی تھی (بخاری) - باقی آئندہ - = (قریشی محمد فضل اللہ قائمقام ایڈیٹر)

چھٹی مجلس مشاورت بھارت ۲۹ر دسمبر ۱۹۹۴

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اطلاع کی جاتی ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی چھٹی مجلس مشاورت مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۹۴ء کو قادیان میں منعقد ہوگی جماعتیں اپنی تجاویز مجلس عاملہ میں منظوری کے بعد ۳۱ر اکتوبر تک خاکسار کو بھجوا دیں نیز شوریٰ کے نمائندگان کا اجلاس عام میں انتخاب کر کے ۳۱ر اکتوبر تک منتخب نمائندوں کے اسماء سے خاکسار کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔

(محمد انعام غوری سیکرٹری مجلس مشاورت)

طالبانِ دعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

۱۶- مینگولین کلکتہ -۱...۷

ارشاد نبوی

اَرْشِدُوْا اَخَاكُمْ

(اپنے بھائی کو ہدایت کرو)

(منجانب) -

یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

طالب دعا:- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم

M/s NISHA LEATHER

SPECIALIST IN:- LEATHER BELTS, LEATHER LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS ETC.

19 A, JAWAHARLAL NEHRU ROAD - CALCUTTA - 700081.

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرّحیم جیولرز

پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری - نارتھ ناظم آباد کراچی - فون: ۶۲۹۴۴۲

روایتی زیورات جدید فیشن کیساتھ

لتھرا جیولرز

M/s PARVESH KUMAR S/o SHRI GIRDHARI LAL GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN - 143516.

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر:- حنیف احمد کامران، حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان

PHONE:- 04524-649

C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES

MAHDI NAGAR YANIYAMBALAM - 679339. (KERALA)

TIMBER LOGS SAWN SIZE

TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

FOR DOLOO SUPREME

CTC TEA IN 100 GMS & 200 GMS. POUCHES

Contact TAAS & CO

P48 PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072

PHONES:- 263287, 279302

NEVER BEFORE

THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SO LIGHT

GUARANTEED PRODUCT

NIR

Soniky HAWAI

A Treat for your feet

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.

34 A. DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD. CALCUTTA -15.

YUBA QUALITY FOOT WEAR

یانی پولیمرز

کلکتہ - ۴۶...۷

ٹیلیفون نمبر:-

43-4028 - 5137-5206